ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

نمبر ۳۷ — سلسلہ الجدید جلد ۲

۲۴ - رجب ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۳ - ستمبر ۱۹۰۶ء

بروز جمعرات

نمبر ۳۷ — سلسلۃ القدیم جلد ۵

چہ گویم با تو گر آئی دریں جا قادیاں بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ عـہ

معاونین درجہ اول جنکو عا پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے

معاونین درجہ دوم جنکو عا پر کسی ایک اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ۴؎

عام قیمت مابعد سے ۵؎ فی پرچہ ۲ر جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کریں گے اُن سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۲ر کا ٹکٹ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔

نوٹ ..... عا۔ افریقہ ...... للعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفی ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارش کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازاں عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت اُن کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا رہوگا اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اُسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ (۲ بار) آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (۳ بار)۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ڈاک ولائت

ڈوئی ۔ تازہ ڈاک امریکہ میں خبر آئی ہے ۔ کہ ڈوئی کا مقدمہ والی وا کے ساتھ ہنوز چل رہا ہے ۔ ڈوئی کے مرتد مریدوں نے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ڈوئی مجنون ہے مگر وہ جنون ایک خاص امر میں ہے جسکو انگریزی میں مانومینیا کہتے ہیں ۔ ایک مشہور ڈاکٹر جو دماغی تحقیقات کے علم کا فاضل ہے اس شہادت کے واسطے عدالت میں طلب کیا گیا تھا ۔ اس ڈاکٹر نے یہ شہادت دی ہے کہ ڈوئی کا دماغ درست نہیں رہا اور وہ مرض مانومینیا میں گرفتار ہے ۔ ڈاکٹر نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ چونکہ یہ جنون ایک خاص بات میں ہے اسواسطے ممکن ہے کہ ایسے جنون کا گرفتار کوئی بڑا کام بھی کرے اور کسی بڑے محکمہ کے انتظام کو پورا کر دکھائے ۔ لیکن باوجود اس کے ہر وقت یہی خطرہ رہتا ہے کہ وہ کسی وقت کوئی کام ایسا کرے جس سے یہ سارا کاروبار سخت نقصان اٹھائے اور خطرے میں پڑ جائے ۔ جج نے اس شہادت کے سننے کے بعد کہا کہ کم از کم یہ بات فیصلہ شدہ ہے کہ ڈوئی اس قابل نہیں کہ اتنے بڑے شہر اور اس کے کارخانوں کا انتظام اس کے ماتحت رکھا جائے ۔ لیکن برخلاف اس کے والی وا بھی اس امر کا جائز حقدار نہیں کہ وہ تمام کاروبار اس کے سپرد کر دیا جاوے اسواسطے جب تک آخری فیصلہ نہ ہو جائے یہ جائداد ایک ثالث کے قبضہ میں دیدینی چاہئے جو کہ سرکار کی طرف سے مقرر کیا جائے ۔ چنانچہ ایک آدمی فوراً مقرر کیا گیا ۔ اور مقدمہ کی تاریخ ڈال دی گئی ۔ لیکن ڈوئی کی درخواست پر کہ میں اتنی مدت سے اس کارخانہ کے کام پر مصروف رہا ہوں اس کا معاوضہ مجھے ملنا چاہئے عدالت نے فیصلہ کیا کہ بیشک وہ حقدار ہے کہ اسے کچھ ملے لیکن تاحال یہ فیصلہ نہیں ہوا کہ کیا ملے ۔

اس کے بعد ۲۰ اگست ۱۹۰۶ء کے اخبار میں یہ بات شائع ہوئی کہ ڈوئی زینہ سے گر کر نیچے آ پڑا ہے اور اسکی حالت بہت نازک ہے ۔ جب سے اسپر فالج گرا ہے وہ خود اپنے زور سے چل پھر نہیں سکتا اسواسطے ایک آرام کرسی پر لٹا کر اس کو نوکر اٹھا کر ادھر ادھر لیجایا کرتے ہیں ۔ اُس نے ایک بڑا وعظ کرنیکا ارادہ کیا تھا ۔ اور اس وعظ کے واسطے ملازم اسے آرام کرسی پر اٹھا کر نیچے لا رہے تھے کہ ایک ملازم کا پاؤں زینہ پر سے پھسل گیا اور وہ بمعہ کرسی گر پڑا ۔ اور ڈوئی کرسی سے گر کر لڑھکتا ہوا نیچے فرش پر جا پڑا اور بالکل بے ہوش ہو گیا ۔ وہ لیکچر موقوف کیا گیا ۔ اور اس خبر کو ہر طرح سے چھپانے کی سعی کی گئی ۔ سنا گیا ہے کہ ڈوئی کی بیوی ان حادثوں سے صدمہ زدہ ہو کر مفقود الحواس ہو گئی ہے اور اس نے واہی تباہی بکنا شروع کیا ہے دیکھو کاذب کا انجام کیسا برا ہے ۔ ڈوئی کا دعوے تھا کہ میں خداوند یسوع کا فرستادہ رسول ہوں اور تھوڑے دنوں میں اسکا سلسلہ چمک اٹھا تھا ۔ لیکن اب رسول کی رسالت اور اس کے خداوند کی خدائی کی حقیقت خوب کھل رہی ہے ۔

تحریف در انجیل ۔ ولایت کا اخبار پروگریسیو تھنکر لکھتا ہے کہ جب چھاپہ خانہ نہ ہوتا تھا تو اسوقت پادری لوگ انجیلیں قلمی لکھا کرتے تھے اور اپنی خواہشوں کے مطابق درمیان میں بعض الفاظ گھٹا اور بڑھا بھی دیا کرتے تھے چنانچہ مرقس کی انجیل میں ایک پورا باب اسیطرح بڑھا دیا گیا تھا ۔ اور زانیہ کو سزا نہ دینے والی آیتیں کسی پادری نے اسواسطے درج کر دی تھیں کہ انکی اپنی خرابیوں پر ان کو گرفتار نہ کیا جائے ۔

انجیل میں طالمود کے فقرات ۔ عیسائیوں کو بڑا فخر ہے کہ یسوع مسیح نے بعض ایسے کلمات فرمائے ہیں کہ انکی مثال پہلی کسی کتاب میں نہیں ملتی ۔ مگر اب معلوم ہوتا جاتا ہے کہ وہ تمام فقرات یسوع نے یہودیوں کی کتابوں سے سیکھے تھے (یا اس طرز تحریر کو اختیار کیا جائے جو عیسائی لوگ اپنی [illegible] اور تعصب سے دوسرے مذاہب کے بزرگوں کے حق میں استعمال کیا کرتے ہیں تو کہا جا سکتا ہے کہ یسوع نے دوسری کتابوں سے چرائے) ۔ ان فقرات میں سے ایک یہ پیش کیا جاتا ہے کہ تو اپنے پڑوسی سے ایسا پیار کر جیسا کہ اپنے آپکو + جے سمنر صاحب ساکن کنیٹی کٹ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ فقرہ بعینہٖ طالمود میں درج ہے ۔ اور طالمود میں اس فقرہ کے متعلق ایک قصہ بھی لکھا ہے اور وہ قصہ اسطرح سے ہے کہ ربی ہلل ایک فاضل یہودی تھا ۔ اس کے علم اور فضل کا شہرہ سن کر ایک شخص اسکی آزمائش کے واسطے ایسے وقت میں گیا کہ ربی موصوف سبت کی تیاری میں تھا اور اسے فرصت نہ تھی تب اس شخص نے کہا کہ میں تیرے پاس اسواسطے آیا ہوں کہ تو ابھی ایک ٹانگ پر کھڑے کھڑے مجھے یہودی مذہب کی تعلیم سنا دے ۔ تب ربی نے کہا کہ "اپنے پڑوسی سے ایسا پیار کر جیسا کہ اپنے آپ سے" ۔

کیا کوئی یسوع دنیا میں گذرا ہے ۔ لیونارڈو نکولا صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اناجیل کے قصے جسٹرز سے لکھے گئے ہیں ۔ ان سے صاف ظاہر ہے کہ یہ فقط ناول ہیں یعنی جھوٹے قصے ہیں ۔ اور دراصل کوئی وجود ایسا دنیا میں نہیں گذرا جس کا نام یسوع ہو ۔ یسوع کے متعلق ہر ایک مشہور واقعات کو لے لو ۔ اس کے پکڑنے والے کیواسطے ایک آدمی مقرر کیا گیا کہ شناخت کرے حالانکہ ایسے بڑے مشہور آدمی کے واسطے یہ بات ضروری نہ تھی ۔ پطرس نے یسوع پر لعنت کی تو اسوقت مرغ بولا ۔ یہ بالکل غلط ہے کیونکہ یہودی اپنے مقدس شہر میں مرغ نہیں رکھا کرتے تھے ۔ سردار کاہن نے یسوع کا مقدمہ جس طرز سے کیا وہ بالکل غلط ہے کیونکہ یہودیوں کا طرز عدالت اس طرح سے ہرگز نہ تھا ۔ علاوہ ازیں سردار کاہن کے ہاں صرف کاہنوں اور لاویوں کے مقدمات فیصل پاتے تھے ۔ ہر ایک شخص مقدمہ بازی کے واسطے سردار کاہن کے پاس نہ جا سکتا تھا ۔ یسوع کے زمانہ کے کسی مورخ نے یسوع کا ذکر نہیں کیا صرف یوسیفس نے کیا ۔ سو اول تو یوسیفس یسوع کے زمانہ میں نہ تھا ۔ بعد میں پیدا ہوا ۔ اور دوم یوسیفس کی کتاب میں پادریوں کا جعل ثابت ہے کہ پادری صاحبان نے خود ہی یوسیفس کی کتاب میں یہ باتیں لکھدی تھیں +

درخواست نماز جنازہ ۔ بھائی عبد العلیم خان احمدی نجیب آبادی کی والدہ اور ہمشیرہ فوت ہو گئی ہیں احباب ان کے غائبانہ نماز جنازہ پڑھیں کہ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدرِ مسیح

Digitized by Khilafat Library

مورخہ ۲۴۔ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

ایک تازہ نشان

ناظرین نے ۲۳۔ اگست ۱۹۰۶ء کا الہام ۳۰۔ اگست ۱۹۰۶ء کے اخبار بدر مین پڑھا ہوگا اور وہ اس طرح سے تھا۔ **آجکل کوئی نشان ظاہر ہوگا۔** یعنے عنقریب کوئی نشان ظاہر ہونے والا ہے۔ اِس اخبار کی اشاعت کے ساتوین دن یعنی ۶ ستمبر ۱۹۰۶ء کو یہ نشان خدا تعالےٰ نے ظاہر فرمایا اور اس کے ظاہر ہونے سے پہلے پھر زیادہ تفصیل کے ساتھ اس کے متعلق ایک خواب مین خبر دی گئی۔ جو کہ وقوعہ سے ایک دن پہلے حضرت مسیح موعود نے گھر مین بہت اشخاص کے سامنے ذکر فرمائی تھی۔ اور وہ اِس طرح سے ہے۔ "مَیں نے دیکھا کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خاں (مرتد دشمن) ہمارے مکان کے پاس کھڑا ہے اور والدہ محمد اسحٰق (زوجہ میر ناصر نواب صاحب) اس کو اپنے گھر مین بلاتی ہین مگر مَیں نے اُسے اندر نہین آنے دیا۔ اور مَیں نے کہا کہ مین نہین آنے دیتا اس مین ہماری بے عزتی ہے۔ دشمن کے گھر مین داخل ہونے سے مراد کوئی مُصیبت یا موت ہوتی ہے اور وہ اندر نہین آسکا یعنی خدا نے اس بلا کو ٹال دیا۔ پھر الہام ہوا۔ **اِنّی اُحافظُ کُلّ من فی الدّار**

ترجمہ۔ مین اُن سب کی حفاظت کرون گا۔ جو اِس گھر مین ہین۔ علاوہ اِس کے ایک گوشت کا ٹکڑا خواب مین دکھایا گیا۔ جو کسی غم کی طرف دلالت کرتا تھا۔ اور یہ بھی دیکھا۔ کہ ایک انڈا میرے ہاتھ مین ہے۔ جو کہ ٹوٹ گیا ہے۔ یہ بھی کسی کی موت کی طرف اشارہ تہا۔ لیکن خواب کے تمام امور معلق ہوتے ہین دُعا سے اور ٹل سکتے ہین قطعی حکم نہین ہوتا۔ ان خوابون کے بعد حضرت نے میر صاحب کو جو لاہور جانے کو طیار تھے۔ روک دیا کہ ابھی نہ جاوین۔ اور ان کو کہدیا کہ مین نے دیکھا ہے کہ آپ کے اہل و عیال کے متعلق ایک بلا آنیوالی ہے مین ڈرتا ہون کہ وہ بلا سفر مین نازل ہو اور موجب شماتت اعدا ہو جائے اِس کے گواہ خود میر صاحب اور گھر کے لوگ ہین چنانچہ یہ بات سُنکر میر صاحب نے مع اہل و عیال لاہور مین جانا ملتوی کردیا اور جب صبح ہوئی تو پیشگوئی کے مطابق عزیز محمد اسحاق کو سخت بخار ہوگیا اور اُس بخار کے ساتھ رانون مین دو گلٹیان نکل آئین جس سے قطعی طور پر یہ معلوم ہوگیا کہ طاعون ہے اور ایک نہایت خوفناک امر پیش آگیا اور گھر مین سب پر ایک دہشت طاری ہوئی اور حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب معالج تھے مگر ہر دو ران مین دو گلٹیون کے نکلنے سے وہ بھی دہشت زدہ ہو گئے۔ تب حضرت مسیح موعود نے دُعا کرنا شروع کیا اور نہایت اضطراب سے توجہ کی تب خدا کے فضل سے اس دُعا کا یہ نتیجہ ہوا کہ ابھی دو یا تین گھنٹہ سے زیادہ نہیں گذرا ہوگا کہ بخار بالکل ٹوٹ گیا اور پھر گلٹیان بھی گم ہوگئین۔ گویا مرض کا نام و نشان نہ تہا۔ اور تمام آثار طاعون کے جاتے رہے اور اب میان محمد اسحاق بخیر و عافیت باہر پھرتے ہین۔ فالحمد للّٰہ علےٰ ذالک۔

فرمایا۔ اِن دِنون کتاب حقیقۃ الوحی مین نشانات جمع کر رہا ہون۔ تو میرے دل مین خیال آیا کہ پچھلے نشانات کے ساتھ کوئی تازہ نشان بھی ہونا چاہیئے خدا تعالیٰ نے اِس خیال کو بھی جلد پورا کردیا۔

فرمایا۔ عبد الحکیم خان چونکہ ایک دشمن ہے اِس واسطے وہ دکھایا گیا دشمن کی خواب مین گھر کے اندر داخل ہو جانے کی تعبیر کسی دُکھ اور موت سے ہوتی ہے سو مین نے خواب مین کہا کہ مین اُس کو نہین آنے دُونگا یعنی میری دُعا نے اُس مصیبت کو ٹالدیا۔

فرمایا۔ اِنی احافظ والا الہام جو اِس خواب کے ساتھ تہا ظاہر کرتا تہا کہ کوئی واقع طاعون کا ہونیوالا ہے

فرمایا۔ ۴ ستمبر ۱۹۰۶ء والا رویا (جو ۶۔ ستمبر کے اخبار مین شائع ہو چکا تہا) جسمین دیکھا گیا تہا **کہ ایک چور ہمارے چوغہ کو لیکر بھاگ گیا مگر اسکے پیچھے کوئی آدمی بھاگا جس نے چور کو پکڑ لیا اور چوغہ واپس لیا۔** اِس رویا مین بھی اِس واقعہ کی خبر دیگئی ہے کیونکہ طاعون کا حملہ ہماری اِس پیشگوئی پر حملہ تہا کہ خدا اِس گھر کے رہنے والون کی حفاظت کریگا اور دُعا نے اِس حملہ کو دور کیا اور ہماری عزت قائم رہی ۱۰ ستمبر ۱۹۰۶ء۔ وحی الٰہی بوقت فجر (۱) لوگ آئے اور دعویٰ کر بیٹھے شیر خدا نے انکو پکڑا اور شیر خدا نے فتح پائی۔ (۲) امین الملک جے سنگھ بہادر (۳) **رب لا تبق لی من المخزیات ذکرا۔** ترجمہ اے میرے رب رسوا کرنیوالی چیزون مین سے کوئی باقی نہ رکھ (۴) دن کے وقت کا الہام پیٹ پھٹ گیا۔ (معلوم نہین کہ یہ کس کے متعلق الہام ہی) (۵) رؤیا۔ دیکھا ۶۔ دیکھا کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے ایک کاغذ بھیجا ہے جو پروف کی طرح ہی جو لڑکا لیکر آیا ہے وہ کہتا ہے کہ اس کے حاشیہ پر سطر ہے ذرہ پڑھ لینا اس کاغذ کے دائین طرف کے حاشیہ پر لکھا ہے۔ دشمن نہایت اضطراب مین ہے۔

ڈائری

القول الطیب

۹ ستمبر ۱۹۰۶ء۔ فرمایا۔ ہمارے سامنے جو کام آیا ہے وہ آسان نہیں بلکہ نہایت مشکل کام ہے ہمارے دو کام ہیں اندرونی طور پر قوم کو درست کرنا اور تقوےٰ و طہارت کا گم شدہ راستہ انکو دوبارہ دکھانا اور اُس پر چلانا۔ اور دوسرا بیرونی حملوں کو روکنا اور کسر صلیب کرنا۔ یہ ہر دو کام ایسے مشکل ہیں کہ بغیر اللہ تعالےٰ کے خاص معجزہ نما کاموں کے معمولی انسانی کوششوں سے کبھی یہ کام پورا نہیں ہو سکتا۔ ہمارے بے وقوف مخالف نادانی کے ساتھ مسیح کو آسمان پر چڑہائے بیٹھے ہیں اور خیال نہیں کرتے کہ اتنے عرصہ تک اس نامعقول عقیدہ نے کیا فساد ڈالا ہے۔ جو آیندہ اس عقیدہ فاسدہ کی پیروی سے اُن کو کچھ حاصل ہو جائے گا۔ خدا تعالیٰ علیم اور حکیم اور عمیق اور دقیق باتوں کا واقف کار ہے۔ اس کی حکمت نے جو راہ اختیار کی ہے اُسی پر چلنے سے اسلام کا بول بالا ہو سکتا ہے۔

یسوع تو خود واعی ہو چکے کہ انکے نام پر اس قدر شرک ہوتا ہے اب انکی آمد میں اسلام کیواسطے کوئی فائدہ کی صورت نہیں بن سکتی۔ اسلام کے واسطے بیرونی اور اندرونی فساد [illegible] پہنچ چکے ہیں۔ کہ ظاہری عقل کے مطابق تو اب یاس اور نا امیدی کے سوائے اور کچھ باقی نہیں ہے۔ دین کی اشاعت کے سوائے جو سامان اور طاقتیں عیسائیوں کے پاس ہیں کہ ایک ایک کتاب کو کئی کئی لاکھ چھاپتے ہیں اور مفت تقسیم کرتے ہیں۔ وہ بات مسلمانوں کو کہاں حاصل ہے۔ یہاں تو ایک چھوٹا رسالہ چھاپنا ہو۔ تو اُس کے واسطے بھی سامان بمشکل حاصل ہوتا ہے۔ غرض ظاہری دولت اور طاقت اور سعی کے ذریعہ سے ہم فتح نہیں پا سکتے۔ بلکہ ہمارا ہتھیار ہے صرف دُعا اور توجہ الی اللہ۔ یہ بھاری مہم صرف دُعا کے عظیم الشان ذریعہ سے سر ہوگی۔ ڈاکٹر الحکیم نادانی سے اعتراض کرتا ہے۔ کہ یہ ایک جگہہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیوں ایسا نہیں کرتے کہ شہر بشہر گشت کریں۔ یہ اُس کی غلطی ہے۔ اگر میں جانتا کہ ملکوں میں پھرنے سے فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ تو میں ضرور ہی ایسا کرتا۔ حدیث شریف میں دجال کے متعلق آیا ہے۔ کہ لایدان لاحد بقتالھا۔ اُس کے ساتھ جنگ کرنے کے ہاتھ کسی کے پاس نہ ہوں گے۔ زمینی اسباب کے ساتھ ہم اس دجل کا مقابلہ نہیں کر سکتے کیونکہ زمینی اسباب خود اُسکے پاس بہت ہیں۔ ہمارے پاس کوئی ایسا اعلےٰ ہتھیار ہونا چاہیے۔ جو اُس کے پاس نہ ہو۔ تب تو ہم فتح پا سکتے ہیں۔ آج کل مخلوق پر دُنیا کی محبت حد سے زیادہ غالب ہے۔ اُس کو ہم نکالنا چاہتے ہیں۔ اور اُسی کو نکالنا سب سے زیادہ مشکل کام ہے لکھا ہے کہ سب سے آخر جو چیز نفس سے نکلتی ہے وہ دُنیا کی محبت ہے بجز ایک آسمانی طاقت کے ہمارے واسطے کوئی کامیابی کی راہ نہیں۔

فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے ہم کو سورہ فاتحہ میں یہ دُعا سکھائی۔ کہ اے خدا نہ تو ہمیں مغضوب علیہم میں سے بنائیو اور نہ ضالین میں سے۔ اب سوچنے کا مقام ہے کہ ان ہر دو کا مرجع حضرت عیسیٰ ہی ہیں۔ مغضوب علیہ وہ قوم ہے جس نے حضرت کے ساتھ عداوت کرنے اور اُن کو ہر طرح سے دُکھ دینے میں غلو کیا اور ضالین وہ لوگ ہیں جنہوں نے اُن کے ساتھ محبت کرنے میں غلو کیا اور خدائی صفات اُن کو دیدئے۔ صرف ان دو قوموں کی حالت سے بچنے کے واسطے ہم کو دُعا سکھلائی گئی ہے۔ اگر دجال ان کے علاوہ کوئی اور ہوتا۔ تو یہ دعا اس طرح سے ہوتی۔ کہ غیر المغضوب علیہم ولا الدجال۔ یہ ایک پیش گوئی ہے جو کہ اس زمانہ کے ہر دو قسم کے شر سے آگاہ کرنے کے واسطے (۱) مسلمانوں کو پہلے سے خبردار کرتی ہے۔ یہ عیسائی کے مشن ہی ہیں جو کہ اس زمانہ میں ناخنوں تک زور لگا رہے ہیں۔ کہ اسلام کو سطح دُنیا سے نابود کر دیں اسلام کے واسطے یہ سخت مضر ہو رہے ہیں اور باوجود ایسے سخت صدمات کے دیکھنے کے پھر خیالی اور وہمی باتوں کے پیچھے پڑنا اور دجال کو کسی اور جگہ تلاش کرنا غلطی میں داخل ہے۔ ہمارے سامنے تو ایک ایسا خطرناک دجال موجود ہے کہ اس کی نظیر پہلی امتوں میں موجود نہیں۔ کوئی انسانی طاقت اور ہاتھ اُس کو زیر نہیں کر سکتا۔ بلکہ خدا کے ہاتھوں سے یہ کام ہوگا یہ کام جو ہمارے درپیش ہے۔ اور جس کا ہم نے دعوےٰ کیا ہے کہ ہم کسر صلیب کے واسطے آئے ہیں یہ ہمارے واسطے کوئی تھوڑا سا غم نہیں۔ کیونکہ ہمارا اصل کام پورا نہ ہو تو پھر معجزات اور کرامات بھی کچھ شے نہیں ایک طبیب اگر بیمار کا علاج نہیں کر سکتا اور بازی اچھی لگا لیتا ہے۔ تو یہ امر اُس کی طبابت کے دعوے کو مفید نہیں ہو سکتا۔ پس ہم کو بڑا غم جو دامنگیر ہے وہ یہی ہے کہ کسر صلیب کا کام پورا ہو جائے۔ دوسرا پہلو غم کا اندرونی قوم کے متعلق ہے جو سیدہی بات کو اُلٹا سمجھتے ہیں۔ اور دوست کو دشمن خیال کرتے ہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ ہماری دشمنی کی خاطر آنحضرت کے ساتھ بھی دشمنی کرتے ہیں اور جو بات آنحضرت کے حق میں تائیدی ثبوت ہو وہ اگر ہم میں پایا جاوے تو اس ثبوت سے بھی انکار کر جاتے ہیں مثلاً قرآن شریف کی یہ آیت کہ اگر رسول خدا تعالےٰ پر اپنی طرف سے کوئی بات بناتا تو فوراً ہلاک کیا جاتا ہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر ایک بڑی دلیل ہے کہ دعوے نبوت کے ساتھ آپ ۲۳ سال تک کامیاب ہی ہوتے چلے آئے بہت سے اکابر نے اس دلیل کو کفار کے سامنے پیش کیا ہے۔ مگر اب چونکہ یہ دلیل ہمارے سلسلہ کی بھی تائید کرتی ہے اس واسطے اُس سے قطعاً انکار کر بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کوئی دلیل ہی نہیں مفتری بڑی مہلت پا سکتا ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ دلیل تو ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے خاص ہے۔ دوسرے انبیاء کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں نادان نہیں جانتے کہ کیا دلیل بھی خاص اور مخصوص ہوا کرتی ہے۔ جو دلیل خاص ہے وہ تو بجائے خود ایک دعویٰ ہے نہ کہ دلیل۔ ایسی ہی غلطی عیسائی لوگ کیا کرتے ہیں کہ جب کوئی بات یسوع کے متعلق پیش کی جاتی ہے کہ اُس نے فلاں کام کیوں کیا تو کہدیتے ہیں کہ وہ تو خدا تھا اور اس کیواسطے جائز تھا جو چاہتا کرتا۔ بیوقوف نہیں جانتے کہ دعویٰ خدائی تو بجائے خود ایک دعویٰ ہے نہ کہ دلیل۔ دعویٰ بطور دلیل کے کس طرح پیش ہو سکتا ہے۔ سو جھوٹے دعوے والا کبھی سرسبز نہیں ہوا۔ کبھی کسی کاذب کو اتنی مہلت نہیں ملی جتنی کہ آنحضرت صلعم کو ملی افسوس آتا ہے کہ ہماری عداوت کے سبب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی دشمنی کی جاتی ہے۔ جو تبدیلی ہم اس وقت قوم کے درمیان چاہتے ہیں وہ کسی آسمانی طاقت کے ذریعہ سے ہو سکتی ہے ورنہ زمینی لوگوں کے اختیار میں نہیں کہ وہ عظیم الشان کام کر دکھلائیں ابتدائے اسلام میں بھی جو کچھ ہوا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعاؤں کا نتیجہ تھا۔ جو کہ مکہ کی گلیوں میں خدا تعالےٰ کے آگے رو رو کر آپ نے مانگی۔ جسقدر عظیم الشان فتوحات ہوئے کہ تمام دنیا کے رنگ ڈہنگ کو بدل دیا وہ سب آنحضرت صلعم کی دُعاؤں کا اثر تھا ورنہ صحابہ کی قوت کا تو یہ حال تھا کہ جنگ بدر میں صحابہ کے پاس صرف تین تلواریں تھیں [illegible]

حضرت مخدومی مکرمی مولوی محمد علی صاحب کا ارشاد ہے کہ

اس نوٹ کو شائع کردیں۔

بعض احباب کے استفسار پر یہ امر عام اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ دسواں حصہ آمد میں جو اشتہار الوصیت کے ماتحت دیا جاوے گا۔ یہ صورت ہوگی کہ جو احباب چاہیں۔ اس دسویں حصہ میں سے لنگرخانہ۔ مدرسہ اور اعانت میگزین کا چندہ وضع کرنے کے بعد بقیہ مجلس کارپرداز کو دیں۔ لیکن ان مدات کے سوا جن کا حساب دفتر میں رہے گا اور کسی مد میں یا کسی رسالہ یا اخبار کی قیمت جو روپیہ دیا جاوے گا۔ وہ محسوب نہیں ہوگا۔ مثلاً ایک شخص کی آمد کا دسواں حصہ سات روپیہ ہے۔ تو اُسے اختیار ہے۔ کہ اس میں سے مثلاً ؏ لنگرخانہ میں اور عمر مدرسہ میں عمر اعانت میگزین میں دے اور باقی تین روپے مجلس کارپرداز کو دے ایسے احباب کے ناموں کا ایک رجسٹر الگ رہے گا۔ جس میں اُن کے متعلق کُل حساب و کتاب رہے گا اور قبرستان میں دفن ہونے کے متعلق ان کے وہی حقوق ہوں گے۔ جو وصیت کرنے والوں کے حقوق ہوں گے۔ ایسے تمام احباب کو سرٹیفکیٹ بھی دئے جاویں گے۔ مگر شرط یہ ہوگی کہ باقاعدہ ماہوار یا ششماہی جیسی صورت ہو وہ اپنی آمد کا دسواں حصہ بھیجتے رہیں۔

خاکسار محمد علی

ضرورت

چونکہ شیخ ضیاء اللہ صاحب جو چھ ماہ کی رخصت لیکر آئے ہوئے تھے۔ واپس جانے والے ہیں۔ اس لئے مدرسہ میں ایک گریجوایٹ یا سینیر سرٹیفکیٹ اُستاد کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی درخواستیں بنام سیکرٹری مجلس ناظم التعلیم آنی چاہئیں۔

شیر علی۔ ہیڈماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان
۸ ستمبر ۱۹۰۶ء

بلاد اسلامی

درمیان قسطنطنیہ و سینٹ پیٹرسبرگ

روسی ممالک کی شورش سے آج کل جو دقتیں اور مشکلیں بڑھ رہی ہیں۔ اُن سے وہاں کے باشندے مسلمان عیسائی وغیرہ سب ہی پریشان ہیں۔ اور چونکہ روسیوں کی طرح مسلمانوں کو بھی خطرہ میں گھر جانے کا اندیشہ تھا اس لئے سلطان روم نے ترکی سفیر متعینہ سینٹ پیٹرسبرگ کو حکم دیا ہے کہ روسیوں کی حرکت کی بڑی ہوشیاری سے نگرانی کرتا رہے۔

سلطنت عثمانیہ کی چونگی

سلطنت عثمانیہ کے محصول چونگی میں فیصدی تین۔ بڑھانے کے متعلق جو وعدہ زیر بحث تھا۔ باب عالی نے اُس کے تمام شرائط منظور کر لئے ہیں۔ وزارت خارجیہ نے محاصل کا اندازہ کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس زیادتی کی وجہ سے تنہا انگریزی تجارت سے کم از کم ایک لاکھ ۸۷ ہزار ۵۰ پونڈ کی رقم عثمانی حکومت کے قبضہ میں آیا کرے گی۔

نجف اشرف

سلطان روم نے حکم دیا ہے کہ ایک شفاخانہ نجف اشرف میں پردیسیوں کے لئے تعمیر ہو اور یہ بھی حکم دیا ہے۔ کہ نجف سے کوفہ تک ٹرام وے جاری کی جاوے۔ نجف کوفہ سے پانچ کیلومیٹر کے فاصلہ پر ہے اور تجارت اور آبادی کے اعتبار سے اہم مقام ہے۔

مصر

یہ امر طے پاچکا ہے کہ مصر میں انگریزی فوج اب شمار سے سات ہزار رہا کرے گی۔

چین

چین میں ۲۰ ہزار مساجد ہیں۔ چینی شہر غولجہ کا ایک فاضل مسلمان سیاحت کرتا ہوا روسی اسلامی اخبار الفت کے کارخانہ میں بھی گیا۔ غولجہ سے حجاز ریلوے کے لئے معقول چندہ جاچکا ہے۔

روسی

مسلمان اپنی اصلاح میں آج کل پوری سرگرمی سے ساعی ہیں۔ کوئی ہفتہ ایسا نہیں گذرتا جس میں مصری اخبارات نے ان کی کسی مساعی جدید کا ذکر نہ کیا ہو۔

ایک ماہر انجنیر کا بیان ہے کہ تاج محل آگرہ کے مینار بھی سنگ لرزاں کے ہیں اور یہ مزید کمال ہے کہ جس مینار کو اوپر بیٹھ کر ہلایا جاوے صرف وہی نہیں ہلتا بلکہ اس کے مقابل کا مینار بھی اس کی حرکت پر متحرک ہو جاتا ہے۔

پچھلے ہفتہ تین ترکی جہاز موسوم بہ بزم عالم و تیر مژگان و عبدالقادر جو حال ہی میں خریدے گئے ہیں۔ فوج لے کر حدیدہ کو جاتے ہوئے نہر سویز سے گذرے۔ پہلے میں ڈہائی ہزار سپاہی تھے اور دوسرے پر ڈیڑہ ہزار اور تیسرے پر ڈہائی ہزار۔

قازان مخبری اخبار لکھتا ہے کہ مسلمانان قبرس میں بھی کچھ کچھ زندگی کے آثار محسوس ہونے لگے ہیں۔ ابھی سے تعلیم کی طرف متوجہ نظر آتے ہیں حال میں امراء اور متمولین نے ایک عام جلسہ کرکے غریبوں اور محتاجوں کے بچوں کی تعلیم و تربیت کے واسطے یہ تجویز کی کہ انہیں بھی مدارس عالیہ ٹرکی میں بغرض تعلیم چندہ سے بھیجا جایا کرے۔ تاکہ وطن میں وطن پرستوں اور قومی خدمت کرنے والوں کی کافی تعداد پیدا ہو سکے۔

قسطمونی

قسطمونی میں بیادگار عہد جلوس سلطانی ایک ابتدائی مدرسہ اور ایک نارمل سکول کھولا گیا اور بحکم سلطانی بروصہ کے مضافات قرق اغاچ میں ایک ایک مڈل سکول اور ایک ہائی سکول کا افتتاح بھی اُسی دن ہوا۔

علاقہ طرابزون کے ایک گاؤں کرہ سون کی مسجد کے واسطے سلطان المعظم نے جیب خاص کے صرف سے عمدہ قسم کا آہنی فرش طیار کرایا ہے۔

۱۱ اگست کو تمام سفرائے دول نے اپنی اپنی سلطنتوں کی طرف سے سلطان کی مزاج پرسی کی رئیس التشریفات نے سب کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ جلالتمآب کی طبیعت رو بصحت ہے۔

تازہ تار ہے کہ ۱۷ اگست کو جناب ممدوح نے سفراء کو شرف ملاقات نہ بخشا۔ کیونکہ طبیعت قدرے ناساز تھی۔

مشیر الدولہ جدید صدر اعظم ایران کی عمر تقریباً ۶۲ سال کی ہے اور آپ نے آج تک کبھی یوروپ میں قدم نہیں رکھا۔ لیکن معہذا آپ اس قدر عالی دماغ اور ہوشمند ہیں۔ کہ آپ ہی نے ایران میں یوروپین طرز انتظام قائم کیا اور طہران میں علمی و سیاسی کانفرنس کی بنیاد ڈالی اور اپنی وزارت خارجہ کے زمانہ میں یہ تجویز پیش کی کہ سیاسی عہدہ کسی کو اس وقت تک نہ دیا جاوے جب تک کہ وہ یوروپ کے مدارس میں چند سال نہ گذار چکا ہو۔

انتخاب الاخبار

امیر صاحب کے ہمراہ کابل کے مشہور مُدبران سردار عبدالقدوس خان مرزا حسین خان بھی ہون گے۔

حضور لیڈی منٹو دہلی مین وکٹوریہ زنانہ ہسپتال کھولینگی اور ایک زنانہ ہسپتال کی بنیاد رکھی۔

پچھلے ہفتے ہند مین اڑہائی ہزار سے زیادہ فوتیان طاعون سے ہتین شہر پونا ۲۹۹۔

کولمبو مین چار ہزار ٹن کے ذخیرہ کیر ڈسین مین آگ لگی سب راکھ ہو گئے۔ بخوبی بیمہ شدہ تہا۔

روس مین جمعرات کو ایک سرکاری حکم نافذ ہوا۔ اس مین گورنمنٹ کی پالیسی واضح کی گئی ہے۔

انقلاب پسندوں کے جرائم زیادہ سختی سے مٹائے جاوین گے۔ اور اصلاحین فیاضی سے جاری کیجاویگی اس سرکاری اعلان مین وعدہ دیا گیا ہے کہ تمام یہودی فضول بندشون سے آزاد کئے جاوین گے۔

ایک اور نمایان وعدہ بھی دیا گیا ہے وہ یہ کہ پولینڈ و صوبجات بالٹک کو بھی پارلیمنٹ دی جاوین گی۔

آخیر مین لکھا ہے کہ انتظام پولیس اور دیگر سرکاری محکموں مین ضرور اصلاحین کرین گے۔

ورنگہ مین دو ہزار گاؤن طوفان سے برباد ہو گئے

انتقال | مارہرہ ضلع ایٹہ کے مشہور صوفی بزرگ سید شاہ ابوالحسین صاحب ۱۲ ستمبر کو انتقال ہو گیا۔

سیلاب ۔ دریائے ہگلی کے غیر معمولی چڑہاؤ کی وجہ سے کلکتہ کے جنوبی حصہ مین سیلاب آیا ہوا ہے۔

طاعون ۔ ہفتہ مختتمہ یکم ستمبر کے اندر طاعون سے ۲۵۲۲ موتین ہوئین۔ بمبئی ۱۳۸۸ پونا ۲۹۹۔ وسط ہند ۳۰۳ (زیادہ تعداد شہر اندور مین) صوبجات متحدہ ۲۵۰۔ وسط ہند ۱۹۰۔ بنگال ۱۱۵۔ برہما ۱۱۲۔ ریاست میسور ۱۰۳۔

ازالہ حیثیت ۔ کلکتہ کے ورنیکلر روزانہ اخبار سندھیا کے ایڈیٹر پر کلکتہ کے ایک کارخانہ کے منیجر مسٹر ملکم نے ازالہ حیثیت کا دعوی دائر کر دیا ہے۔

ہڑتال | کھڑک پور مین بنگال ناگپور ریلوے کے ۱۵ ہزار آدمی ہڑتال پر ہین۔ مگر کوئی سخت حادثہ پیش نہیں آیا۔

جولی چور ۔ ۷ ستمبر ۱۹۰۶ء کو بعد نماز جمعہ سنہری مسجد لاہور مین ایک جوتی چور پکڑا گیا۔ جس نے ایک نمازی کی نئی جوتی جو قریباً چار روپیہ کی ہوگی۔ چرائی تھی۔ ہر روز اس مسجد مین دو تین جوتے چوری ہوتے ہین۔ خادم مسجد نے بڑی کوشش کی کہ اس کو کوتوالی میں پہنچایا جاوے۔ مگر لوگوں نے اس پر رحم کر کے اس کو چھوڑا دیا۔ (پیسہ اخبار)

سیلاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

عالی جناب حضور مقدس علیہ الصلوۃ والسلام

یہ نیاز مند آج ۱۴ دن کے بعد دورہ سے واپس آیا ہے۔ جمعہ کو ۳۱۔ تاریخ اس قدر بارش ہوئی۔ کہ کچھ ٹھکانہ نہین رہا۔ رعیہ سے پسرور قریباً ۱۹ کوس ہے۔ دس گھنٹہ مین یہ سفر طے کیا۔ چاروں طرف عالم آب تہا۔ سڑکوں پہ پانی گھٹنون گھٹنون بہتا تہا دس گھنٹہ تک بارش رہی۔ سڑکون کے ناقابل گذر ہو جانے کی وجہ سے دورہ ملتوی ہوا۔ مجھے بار بار یاد آتا تہا۔ اور بڑے ذوق سے دوہراتا تہا۔ آسمان سے برساؤن گا۔ زمین سے اُگاؤن گا۔ آندھیان چلین گی۔ زلزلے آئین گے۔ اب ایک حصہ تو پورا ہو گیا۔ خدا جانے اور پردہ غیب مین کیا ہے۔ اللہ ہم عاجزون پر رحم کرے اور اپنی حفاظت مین رکھے حضور عالی وقت دعا ہے۔ اس عاجز کے حق مین دعا فرماوین۔ کہ اللہ تعالے ہر ایک آفت سے بچاوے اور ایمان سلامت رکھے۔ اور اگر موت ہی جلدی مقدر ہے تو حضور کے ہاتھ یقین کامل اور صدق تام کی حالت مین موت ہو۔

خاکسار عاجز میر حامد شاہ از سیالکوٹ

آئندہ موسم حج مین ہندوستان کے مسلمان حاجیون کو رستے مین صرف پانچ روز کا کوارنٹائن ہو گا۔ یہ اس شرط پر ہو گا کہ مسافرون کا ڈِس انفکشن ہو چکا ہے ورنہ وہی پرانی مشکل ہو گی۔

لندن مین خیال کرتے ہین۔ کہ امیر صاحب کابل کا ہندوستان آنا محض معمولی واقعہ ہے۔

روس کے زیر نگین سرحد افغانستان محفوظ ہے بنسبت امیر کو کسی قسم کا خطرہ نہین ہے۔

حیدرآباد کے متصل دریائے سندھ کی طغیانی سے بیلری بند ٹوٹ گیا۔ طوفان بلائی سے عظیم تباہی۔

فرنگی ڈاکٹر بیرنگ نے جو علاج تپدق کا ایجاد کیا تہا وہ تجربہ مین سراسر ناقص ثابت ہوا۔ جس مریض کا علاج ڈاکٹر بیرنگ کے اصول پر کیا تہا اُس کا مرض بعد علاج اور بھی ابتر تہا۔

خاص سینٹ پیٹرز برگ میں جمعہ کو انقلاب پسندون کی کمیٹی تھی۔ روسی گورنمنٹ کے تازہ اعلان پر غور کی گئی۔ قرار پایا گیا کہ قتل اور دھمکی کی پالیسی جاری رکھی جاوے۔ جب تک کہ گورنمنٹ نیچانہ دیکھیگی نہیں چھوڑین گے۔

یہ بھی قرار پایا کہ رُوس کے تمام بڑے بڑے وُزرا قتل کئے جاوین۔ ہر ایک کو ایک ایک کام دیا گیا ہے حیران ہین کہ پولیس ایسے جلسون کا پتہ نہین لگا سکتی ہے۔ ان کا خفیہ محکمہ ہے۔ مطبع ہے۔ ملازم ہین ضابطہ ہے۔

اس کے بعد اور خبرائی۔ رُوسی اخبار لکھتے ہین۔ کہ صوبجات مین مالی حالت نہایت تاریک۔ خزانہ خالی دہقان لوگ فرنٹ ہیں اور چھوٹے بڑے زمیندار بھی ٹیکس نہین دیتے۔ تحصیلدار بھی پریشان ہین۔

لندن کے اخبار سٹینڈرڈ کا نامہ نگار مسٹر فریزر ان دنون وارسا مین ہے۔ وہان گرفتار کیا گیا ہے۔

فرانس کے لاٹ پادریون پر پوپ بہت خوش ہین اُنکی فرمانبرداری پر ناز کرتے ہین۔

پوپ نے فرنچ پادریون کو برکت کا خط بھیجا اُن کی حوصلہ افزائی کی۔ اس پر پادریون کا خون بڑہ گیا پادری لوگ فرنچ گورنمنٹ کے قانون کی کچھ پرواہ نہ کرین گے۔ بدستور پوجا کرین گے۔ سرکار کیا کر سکتی۔ وہ سرکار کو اجازت دین گے کہ جو چاہے کرے لیکن اپنا طریق نہ چھوڑین گے۔ اسی پر سب متفق ہین۔

چین مین باکسرون کی شورش

شانگہی کا مراسلہ مظہر ہے کہ وادی یانگسی کے لوگوں مین اضطراب کے آثار نمایان ہین۔ ملک کے اندر سفر کرنا خالی از خطرہ نہین۔ دے وُد پُو مین بے چینی نمایان ہے۔

باکسرون کا ایک گروہ قصبہ ٹسایونہ سین پر حملہ آور ہوا۔ اور شہر پر قبضہ کر لیا۔ مشنریون اور دیسیون نے یامن مین آ کر پناہ لی ہے۔

ایک جرمن لفٹننٹ سفر کرتا ہوا اس شہر مین پہنچا اور چینی سپاہیون کو ساتھ لے کر حملہ کیا۔ باکسر لیڈر قتل کئے گئے اور باقیماندہ لوگون کو بھی منتشر کر دیا۔

بدرِ صادق

۲۴ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء

تشحیذ الاذہان

ذہنوں کا تیز کرنا۔ حیوانات کو خدا تعالےٰ نے ایسا بنایا ہے کہ ان کو طبیعاً وہ قوتیں اور ادراک اور فہم کی عطا کی جاتی ہیں جن میں چنداں کمی بیشی کی گنجائش نہیں رکھی جاتی۔ لیکن انسان کو خدا تعالےٰ نے ایسا بنایا ہے کہ اس کے ذہن کے واسطے ترقی اور نشو و نما کا ایک بڑا وسیع میدان اس کے آگے ہر وقت کھلا موجود ہے۔ انسانی ذہن کو اگر کسی کام پر لگایا جاتا ہے تو وہ اور بھی ترقی کرتا ہے۔ اس کی تازہ مثال اس امر میں موجود ہے۔ کہ جب کوئی شخص ایک کل بناتا ہے۔ تو دوسرے اس میں ہر وقت کانٹ چھانٹ کرکے کچھ نہ کچھ ترقی کی راہ نکالتے رہتے ہیں اور انہیں پرانی کلوں میں زیادتی اور ترقی کے واسطے آئے دن گورنمنٹ گزٹ میں نئے نئے ایجاد رجسٹری ہوتے رہتے ہیں۔ غرض انسانی ذہن بہت ترقی کرسکتا ہے۔ اور انسان کا فرض ہے کہ اس کو اس ترقی میں پورا حصہ لینے میں امداد دے۔ اس کام کو بچوں اور نوجوانوں کے درمیان بہم پہنچانے کے لئے اس جگہ ایک انجمن کوئی چھ سال سے قائم ہے۔ جس کی موجودہ صورت میں کہہ سکتا ہوں کہ سہ ماہی رسالہ تشحیذ الاذہان کی شکل میں جلوہ نما ہو رہی ہے۔ اس انجمن کے لائق اور معزز کارکنوں نے ۱۱ ستمبر ۱۹۰۶ء کی صبح کو اس انجمن کا سالیانہ جلسہ منعقد کیا۔ جو پورے آب و تاب کے ساتھ قریب چار گھنٹہ میں ختم ہوا۔

صدر جلسہ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب تھے جن کے وسیع اخلاق کی ہمدردی بچوں اور نوجوانوں کو بھی اپنے احسان اور شفقت کے پروں کے نیچے لئے ہوئے ہے۔ اور حاضرین جلسہ میں احباب ساکن قادیان مدرسہ کے اسٹاف اور طلباء کے علاوہ باہر کے آئے مہمان بھی شامل تھے۔ سب سے اول قاری صاحب نے نہایت خوش الحانی سے قرآن شریف سنایا جو دلوں سے انقباض کے قفل توڑتا تھا۔ اس کے بعد صاحب صدر انجمن حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب نے وعظ فرمایا۔ جس میں سے مختصراً چند باتیں لکھی جاتی ہیں

آپ نے فرمایا کہ اس انجمن سے مجھے ہر طرح سے خوشی ہے اور کوئی پہلو رنج کا نہیں۔ خوشی کے اسباب میں سے ایک تو یہ ہے۔ کہ بچپن سے جن باتوں کی مجھے خواہش رہا کرتی تھی۔ کہ وہ اس طرح سے ہو۔ اور خدا تعالےٰ نے ان سب کو اپنے فضل و کرم سے پورا کیا۔ ان میں سے ایک یہ انجمن بھی ہے گو درمیان میں اس میں ایک وقفہ ہو گیا تھا۔ مگر میں جانتا ہوں۔ کہ یہ وقفہ بہرحال فائدے کے واسطے ہے۔ اور ترقی کا موجب ہے۔ نہ کہ کسی نقصان کا باعث۔ اللہ تعالےٰ کے صفات میں سے دو صفتیں القابض۔ الباسط ہیں۔ بعض صفات الٰہی اس قسم کی ہیں۔ کہ ان کو اکیلا نہیں پڑھنا چاہیئے بلکہ دونوں نام اکٹھے لینے چاہیں۔ جیسا کہ النافع الضار ہے۔ ایسا ہی القابض الباسط ہے۔ اللہ تعالےٰ جو کچھ ہم سے لیتا ہے۔ اُسے بہت زیادہ کرکے ہم کو واپس دیتا ہے۔ قبض جو ہے وہ بسط کے لئے ہے۔ اور اس واسطے بڑے فضل کا موجب ہے۔ دن کو ہم کام کرتے ہیں رات کو ایک قبض ہوتا ہے۔ یہ سب خدا تعالےٰ کی کامل حکمت سے ہے۔ اس انجمن کے ابتدائی سرگرم ممبر شیخ عبدالرحمان قادیانی تھے۔ جن کو اس درمیانی وقفہ سے [illegible] صدمہ پہنچا تھا۔ اور اب ان کو بالخصوص خبر دینی چاہیئے۔ تاکہ ان کے واسطے خوشی کا موجب ہو۔

دوسرا موجب خوشی کا اس انجمن کے معاملہ میں یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے خود اس کا نام تشحیذ الاذہان رکھا۔ تیسرا موجب خوشی کا یہ ہے کہ اس کو دوبارہ قائم کرنے کے واسطے خدا تعالےٰ نے میاں محمود احمد کے دل میں جوش ڈالا۔ محمود کے مبارک لفظ میں خود ایک نیک فال ہے۔ اس قسم کا تفاؤل درست ہے۔ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی تفاؤل لیا کرتے تھے۔ چنانچہ جب کفار نے آپ کے قتل کا منصوبہ کیا اور آپ نے مکہ سے ہجرت فرمائی۔ تو کفار عرب نے آپ کے قتل کے واسطے انعام مقرر کیا کہ جو کوئی آپ کو قتل کرے اُس کو ایک سو اونٹ انعام دیا جاوے گا عرب کے مفلس قلاش اور اوباش لوگوں سے اتنا بڑا انعام کیا کچھ نہ کر سکتا تھا۔ ہر ایک کے دل میں اس انعام کے حاصل کرنے کے واسطے ایک جوش پیدا ہوا تھا اور سب چاروں طرف دوڑ پڑے۔ اُن میں سے ایک شخص بویدہ نام ستر آدمی ساتھ لے کر مدینہ کے راستہ میں جا پہنچا۔ جہاں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بمعہ اپنے رفیق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے جا رہے تھے۔ آپ کو جب معلوم ہوا کہ یہ شخص بویدہ ہے۔ تو آپ نے اپنے ساتھی کو کہا کہ ہمارے واسطے ٹھنڈک ہے اور کوئی تکلیف نہیں۔ لفظ بویدہ سے جو برد سے نکلا ہے۔ آپ نے تفاؤل لیا پھر وہ شخص سامنے آیا۔ تو آپ نے پوچھا کہ من انت تو کون ہے۔ اُس نے جواب دیا۔ اسلم تب آپ نے فرمایا کہ بس ہم سلامت نکل گئے کوئی دشمن ہم [illegible] گرفتار نہ کر سکیگا۔ تب بویدہ نے آنحضرت صلی اللہ [illegible] وسلم سے دریافت کیا۔ کہ من انت۔ تو آپ نے جواب [illegible] دیا

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ

میں محمد ہوں۔ عبداللہ کا بیٹا۔ اور اللہ کا رسول بویدہ پر آپ کے اتنا ہی فرمانے کا ایسا اثر ہوا کہ بمعہ اپنے ستر آدمیوں کے اسی جگہ مسلمان ہو گیا اور اپنی پگڑی اتار کر ایک [illegible] بانس پر باندھی اور اس کا جھنڈا بنا کر آپ کے آگے آگے مدینہ تک گیا غرض اس قسم کا تفاؤل [illegible] ہے اور یاد رکھو۔ کہ ہر ایک امر میں جو شروع [illegible] کیا جاتا ہے۔ کچھ نہ کچھ مشکلات ضرور ہوتے ہیں۔ [illegible] جو شخص ہمت اور استقلال کے ساتھ اپنے کام میں مصروف رہتا ہے۔ خدا تعالےٰ اُس کے کام میں برکت دیتا ہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ کہ کوئی کام شروع کیا جاوے اور اُسی وقت اس کا نتیجہ بھی حاصل ہو جاوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قدر مشکلات کا سامنا کیا۔ [illegible] یوسف ہی کی مثال بچوں کے واسطے کافی ہے۔ وہ بھی بچہ تھا جب سے اُس پر تکالیف وارد ہوئے تھیں۔ یہ اجتماع بہرحال مفید ہے۔ تم دعا میں لگے رہو اور نفس کا مقابلہ کرو۔ اس انجمن کا ہونا [illegible] تعلیم الاسلام کے بچوں کے واسطے مر[illegible] اُن فوائد کے ہے۔ جو یہاں کے طلباء کو [illegible] ہے۔ ایک زمانہ آئیگا کہ جن لوگوں نے اپنے بچوں کو یہاں نہیں بھیجا وہ بہت [illegible] کریں گے۔ تم دعا میں مصروف رہو کہ خدا تعالےٰ تمہیں برکات عطا کرے۔

حضرت مولوی صاحب موصوف کے وعظ کے بعد سکتریٹری نے رپورٹ پڑھی اور انجمن کی مختصر تاریخ سنائی کہ یہ انجمن پہلے ۱۸۹۰ء میں قائم ہوئی تھی۔ پھر نواب محمد علی خان صاحب سابق ڈائرکٹر مدرسہ تعلیم الاسلام نے اس کو مدرسہ کے واسطے خاص کر دیا۔ لیکن چند ایک اجلاس ہوکر رہ گئے۔ اس کے بعد اب پھر جاری ہوا۔ دسمبر ۱۹۰۵ء سے جاری ہے اور اس کا داخلہ مبلغ ۱/ ہے۔ اور چندہ ماہوار مبلغ ۲/ ماہوار مقرر ہے (یہ اس واسطے کہ رسالہ کے چھپنے کے اخراجات نکل سکیں) اس کے بعد صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب نے ایک پُر جوش اور پُر زور تقریر وحدانیت کے مسئلہ پر کی۔ اور اس زمانہ کے مفاسد پر اور حضرت مسیح موعود کے دشمنان دین کی بدسلوکی کا رقت آمیز الفاظ میں نقشہ کھینچا۔ اثنائے گفتگو میں انہوں نے فرمایا۔ کہ ایک وہ زمانہ تھا کہ کوئی مخالف اسلام کے حق میں ایک ذرا سا کلمہ گستاخانہ نہیں بول سکتا تھا۔ چہ جائیکہ آج لاکھوں کروڑوں کتابیں شائع کی جاتی ہیں۔ جن میں برملا بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں سخت سے سخت ناپاک الفاظ لکھنے والے کے قلم سے نکلتے ہیں۔ اسلامی زمانہ میں ایک دفعہ عیسائیوں نے حضرت عائشہ کے قصہ پر اعتراض کرنا چاہا۔ تو ایک خفیہ مجلس قائم کرکے ایک مولوی صاحب کو بلایا۔ اور نہایت ادب کے ساتھ اپنا اعتراض پیش کیا۔ مولوی صاحب نے جواب دیا کہ دیکھو دو عورتیں ہمارے سامنے ہیں۔ ایک مریم اور ایک عائشہ۔ ہر دو پر کچھ الزام لگایا گیا ہے۔ مریم کنواری تھی۔ اور اس کا بیٹا پیدا ہوا۔ عائشہ بیاہی ہوئی تھی اور اس کی اولاد نہیں ہوئی۔ اب بتلائیے کہ یہ الزام کس پر زیادہ پختہ ہو سکتا ہے۔ وہ خاموش ہو گئے۔ اس طرح مولوی صاحب نے ان کو سمجھایا۔ کہ ایسا اعتراض کرنا صرف خبیث اور ناپاک آدمیوں کا کام ہے مریم کو اگر ہم اس الزام سے بری جانتے ہیں تو قرآن شریف کے فرمانے کے مطابق ایسا ہی حضرت عائشہ کی بریت بھی قرآن شریف نے ہی کی ہے۔ اخیر میں میاں صاحب موصوف نے فرمایا کہ تم اپنے مخالفوں کا مقابلہ نہ تلوار سے کر سکتے ہو کیونکہ یہ تلوار کا وقت نہیں اور نہ دولت کے ساتھ کر سکتے ہو کیونکہ دولت تمہارے پاس نہیں اور نہ کسی اور ظاہری شے سے کر سکتے ہو۔ ہاں تم اپنے دلوں کو پاک اور صاف کرو اور خدا کی محبت میں اپنے دلوں کو جلا دو۔ تب اس سے ایک خوشبو نکلے گی۔ جو تمہارے دلوں کو مسخر کرے گی۔

اس کے بعد چودہری فتح محمد صاحب طالب علم اسلامیہ کالج لاہور کی تقریر ہوئی۔ چودہری صاحب موصوف نے قرآن شریف کی چند آتیں پڑھ کر دعوت الی اللہ کی ضرورت پر عمدہ گفتگو کی۔ اس کے بعد شیخ تیمور صاحب نے ضرورت امام پر اور زمانہ کی پُر فساد حالت پر تقریر کی۔ بعد ازاں محمد شفیع طالب علم ہائی کلاس تعلیم الاسلام نے مدعیان اسلام کی موجودہ حالت اور ان کی اصلاح پر اپنا مضمون پڑھ کر سنایا اور اپنے عمدہ طرز بیان سے حاضرین مجلس جلسہ کو خوش کیا۔ اس کے بعد شیخ عبد الرحمان صاحب نومسلم صاحب طالب علم ہائی کلاس تعلیم الاسلام نے رد تناسخ پر اپنا مضمون پڑھا۔ جو بہت ہی لطیف اور دلچسپ تھا۔ شیخ صاحب کے مضمون میں سے چند بطور نمونہ نقل کی جاتی ہیں۔

۱۔ آریہ سماجیوں کا یہ اعتقاد ہے۔ کہ جب انسان کسی جنم میں نیک اعمال کرتا ہے۔ تو اس کو دوسرے جنم میں اچھے ثمرات ملتے ہیں اور جو بُرے اعمال کرتا ہے۔ اس کو بُرے۔ اب ہم اسی پیمانے سے ان کے مذہب کو ماپنا چاہتے ہیں۔ یعنی ہم دیکھتے ہیں کہ اس وقت کُل ہندوستان میں ایک ایسی قوم حکمران ہے۔ جو آریہ سماجیوں کے نزدیک کبھی نجات پا ہی نہیں سکتے اور ایک بہت ہی بُری جون میں انہوں نے جنم لیا ہوا ہے۔ جن کے ساتھ وہ چھو کر کھانا ہی پسند نہیں کرتے۔ مگر وہ زمانے کا بادشاہ ہیں اور بڑی خوشحالی سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور آریہ لوگ اُن کے زیر سایہ زندگی بسر کر رہے ہیں اور وہ جو چاہیں آریوں سے کروا سکتے ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ پچھلے زمانہ جنم میں بڑے نیک اختر اور رخدار سیدہ شخص تھے۔ جس کے سبب اُن کو یہ خوشحالی نصیب ہوئی۔ مگر افسوس ہے آریہ لوگوں پر کہ حالانکہ وہ اس عقیدے کے قائل ہیں مگر پھر بھی ان کو بُرا سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ نیک تھے تو خدا نے ان کو اچھے مذہب میں پیدا کیا۔ اُن کی نیکی کی وجہ اس واسطے چاہیئے کہ آریہ لوگ عیسائی مذہب کو فوراً اختیار کر لیں۔ ورنہ اس عقیدے سے توبہ کریں۔

۲۔ اے تناسخ کے ماننے والو ذرا سوچو اور ہم کو بتلاؤ کہ اگر ایک شخص کی ماں مرگئی ہے اور وہ کسی شخص کے گھر میں پھر دوبارہ پیدا ہوگئی ہے اور اس کی شادی کسی اپنے شخص کیساتھ ہونے لگی ہے۔ جس کو ویدک مذہب ناجائز قرار دیتا ہے۔ تو کیا آپ بتلا سکتے ہیں کہ ان کے گلے میں یہ لٹکا ہوا ہے۔ یا اُن کے ماتھے پر لگا ہوا ہے۔ کہ ان کا آپس میں یہ رشتہ ہے۔ اس واسطے ویدک اصول کیمطابق ان کی شادی ناجائز ہے۔ تو پھر جب ایسا نہیں ہوتا تو تم ان کو کس طرح روک سکوگے۔ غرض تناسخ کے ماننے والوں کو یہ بھی ماننا پڑیگا کہ کئی دفعہ انہوں نے اپنی بہنوں اور ماؤں سے بھی شادی کی ہوگی۔

۳۔ آریوں کے اس اصول کیمطابق وہی انسان نجات پا سکتا ہے جس نے وید کو کنٹھ کیا ہوا ہو مگر ہم دیکھتے ہیں کہ کسی پنڈت نے بڑی جانفشانی سے وید کو یاد کیا ہے تو جب وہ مر جائیگا اور اس کے بعد جب پیدا ہوگا تو اس کو وہ پہلا سارا وید آنا چاہیئے تاکہ وہ نجات حاصل کر سکے مگر ہم نے تو نہ کبھی سنا اور نہ کبھی دیکھا کہ کوئی ایسا شخص بھی پیدا ہوا ہو۔ جو کسی قسم کے علم سے واقفیت رکھتا ہو۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ کوئی ایک ہندو بھی نجات نہیں پا سکتا اور مذہب کا سارا دار و مدار نجات پر ہوتا ہے غرضیکہ تناسخ کے ماننے والے ہمیشہ دوزخ کی آگ میں ہی جلتے رہینگے اور کبھی بھی حقیقی نجات کا منہ نہیں دیکھینگے۔

اس کے بعد میاں نذیر احمد طالب علم فورتھ ہائی تعلیم الاسلام نے اپنا مضمون سلسلہ حقہ کی تائید میں پڑھا۔ اس کے بعد عبد الرحمن طالب علم فورتھ ہائی نے اپنا مضمون پڑھا اور اس کے بعد عبد العلی بھیروی ساکن فورتھ ہائی نے تعلیم النسوان پر مضمون پڑھا یہ صاحب آخری لکچرار تھے جس کے بعد حضرت مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب صدر جلسہ نے جلسہ کے کارکن اور لکچرار بچوں کو اُن کے نقائص سے آگاہ کیا اور مشفقانہ نصیحت سے انکو آئندہ کیواسطے مفید اور ضروری سبق عطا کیے جن میں سے ایک یہ تھا کہ بچوں کیواسطے مناسب نہیں کہ ایسے اعلیٰ مضامین پر بحث کیا کریں جو بچوں کی ضرورت اور حد سے بڑھ کر ہیں جیسا کہ تعلیم نسوان کا مضمون اور اگر بچے کسی اعلیٰ مضمون کو لیں تو اس کے صرف عام فہم پہلو کو لینا چاہیئے اور اس کی دقیق بحث میں نہیں پڑنا چاہیئے جیسا کہ حدوث کا مسئلہ ہے۔ آپ نے شیخ عبد الرحمان صاحب نومسلم کے مضمون تناسخ پر بہت پسندیدگی کا اظہار فرمایا مگر فرمایا کہ شیخ صاحب نے مضمون کو ایسے لطیف اور دقیق پہلو سے لیا ہے کہ میرے سوا تھوڑے ہی اور لوگوں نے اس کو سمجھا ہوگا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ کمیٹی نے چندہ کی رقم بہت زیادہ رکھی ہے اس سے لوگوں کیواسطے اس میں شامل ہونا مشکل ہوگا۔ اس امر کیطرف بھی آپ نے توجہ دلائی کہ لڑکوں کیواسطے مناسب نہیں کہ مضمون نویسی کے کام میں حد سے بڑھ کر اپنے اصلی فرائض میں غفلت کریں بلکہ اس کو ایک حد کے نیچے رکھنا چاہیئے۔

کمیٹی تشحیذ الاذہان کے ممبروں کو اور نہ صرف ان کو بلکہ ان تمام انجمنوں اور کمیٹیوں اور مکلموں کو حضرت مولوی صاحب موصوف کے

بدرِ منوّر

۲۴ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

تفسیر سورہ تبّت

گذشتہ اشاعت سے آگے

گذشتہ نمبر اخبار مین الفاظ تبّت اور یدا کے معانی اور تشریح بیان کی گئی ہے اور ابولہب کا کچھ مختصر ذکر کیا گیا ہے۔ سو جیسا کہ لکھا جا چکا ہے۔ ابولہب آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا اور آپ کے ساتھ عداوت کرنے اور دکھ دینے مین حد سے بڑھا ہوا تھا۔ ربیعہ بن عباد سے روائت ہے۔ وہ کہتا ہے۔ مین نے ایک دفعہ دیکھا تھا۔ کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابتدائے زمانہ رسالت مین دیکھا کہ آپ سوق ذی المجاز مین کہہ رہے تھے۔ اے لوگو! تم لا الٰہ الا اللہ کہو تو تم اپنی مراد کو پہنچ جاؤ گے۔ بہت سے لوگ آپ کے پاس جمع تھے اور آپ کا وعظ سُن رہے تھے۔ آپ کے پیچھے ایک شخص سرخ چہرے والا اور احول لوگوں کو بہکاتا تھا۔ کہ یہ شخص صابی ہے۔ اور جھوٹھ بولتا ہے۔ جدہر آنحضرت جاتے وہ بھی آپ کے پیچھے پیچھے جاتا ... اور لوگوں کو بہکاتا کہ یہ شخص تم کو لات اور عزی کی عبادت سے منع کرتا ہے۔ اِس کے پیچھے مت جاؤ۔ اور اس کی پیروی نہ کرو۔ مین نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تبلیغ کی تو اُس نے سختی سے انکار کیا۔ تب آپ نے خیال کیا کہ یہ متکبر آدمی ہے۔ لوگوں کے سامنے اس کو سمجہانا مفید نہین پڑتا۔ شاید کہ اس کو علیحدگی مین سمجہایا جاوے۔ تو ہدائت کے راہ پر آجاوے اور جہنم مین گرنے سے بچ رہے۔ اس واسطے آپ رات کے وقت اس کے مکان پر گئے۔ اور ایسا کرنے مین آپ نے حضرت نوح علیہ السلام کی سنت کو ادا کیا۔ کیونکہ حضرت نوح نے کہا تھا۔ کہ انی دعوتہم لیلاً و نہاراً مین نے رات کے وقت بھی انہین تبلیغ کی اور حق کی طرف بلایا اور دن کو بھی بلایا۔ جب آنحضرت اس کے مکان پہ پہنچے۔ تو کہنے لگا کہ شاید آپ نے دن کے وقت جو کچھ کہا تھا۔ اس کے متعلق عذر کرنے کے لیئے اس وقت آئے ہین۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سامنے ادب سے بیٹھ رہے۔ اور اُسے اسلام کی طرف بہت تبلیغ کی پر اس پر کچھ اثر نہ ہوا۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے زمانہ بعثت مین تبلیغ عام طور نہ کرتے تھے۔ یہان تک یہ آیت نازل ہوئی۔ وانذر عشیرتک الاقربین۔ اپنے قریبی قبائل کو آنے والے عذاب سے ڈرا تب آپ کوہ صفاء پر چڑھ گئے اور پکارا اے آل غالب۔ تب قبیلہ غالب کے لوگ جمع ہو گئے۔ اور ابولہب نے کہا۔ یہ آل غالب آ گئے۔ اب بتا تیرے پاس کیا ہے۔ تب آپ نے پکارا۔ یا آل لوی۔ اُس وقت قبیلہ لوی جمع ہوا۔ پھر ابولہب نے وہی کلمات کہے تب آپ نے آل مرہ کو پکارا۔ اسی طرح پھر آل کلاب اور آل قصی کو پکارا۔ ہر دفعہ ابولہب ایسا ہی کہتا رہا۔ جب سب جمع ہو گئے تب آپ نے فرمایا۔ ان اللہ امرنی انذر عشیرتی الاقربین وانتم الاقربون اعلموا انی لا املک لکم من الدنیا حظاً ولا من الاخرۃ نصیباً الا ان تقولوا لا الٰہ الا اللہ فاشہد بہا لکم عند ربکم۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین اپنے قریبی قبائل کو ڈراؤں سو تم میرے قریبی ہو۔ تم یاد رکھو کہ مین نہ دنیا مین تمہین کچھ فائدہ پہنچا سکتا ہون اور نہ آخرت سے تمہیں کچھ حصہ دلا سکتا ہوں جب تک کہ تم اس بات پر ایمان نہ لاؤ کہ معبود سوائے اللہ تعالےٰ کے اور کوئی نہین اگر تم میرا یہ کہنا مان لو۔ تو اللہ تعالےٰ کے حضور اس معاملہ مین مَیں تمہارے حق مین شہادت دون گا۔ ابولہب نے یہ کلمہ سُنکر کہا تبالک الہٰذا دعوتنا۔ تجھ پر ہلاکت ہو۔ کیا اسی واسطے تو نے ہم کو پکارا تھا۔ اِس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ سورۃ نازل ہوئی اور وہی ہلاکت کی بد دعا جو ابولہب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق مین کی تھی اُلٹ کر خود اُسی پر پڑی یہ ایک مباہلہ تھا جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اِس کافر نے کیا تھا اور اس قسم کے مباہلون کی مثالین خود اس زمانہ مین بھی کئی ایک قائم ہو چکی ہیں۔ جن مین سے ایک مولوی غلام دستگیر قصوری کا مباہلہ ہے۔ کہ اُس نے حضرت مسیح موعود کے ساتھ مباہلہ کیا تھا اور ایک کتاب مین لکھا تھا کہ اگر وہ جوٹھے ہین۔ تو وہ ہلاک ہو جائیں اور اگر ان کو جہوٹہا کہنے میں مین جھوٹھا ہون تو میں ہلاک ہو جاؤں چنانچہ اس کے بعد بہت جلد وہ ہلاک ہو گیا۔ ایسا ہی علی گڑھ کا مولوی اسمٰعیل مسیح موعود کے مقابلہ مین مباہلہ کر کے ہلاک ہوا اور ایسا ہی جموں والا چراغ دین عیسائیون کا دوست اور خود مسیح ہونے کا مدعی وہ بھی مباہلہ کے بعد واصل جہنم ہوا۔ پھر آجکل ڈاکٹر عبد الحکیم نے اس مباہلہ مین پیش دستی کر کے حضرت مسیح موعود کے حق مین تین سال کے اندر مر جانے کی پیشگوئی کی ہے۔ دنیا عنقریب دیکھ لے گی کہ اُس کا یہ کلمہ کس کو جہوٹہا اور کس کو سچا ثابت کر کے دکھا دیتا ہے۔ مگر جن بدقسمتوں نے پہلے اس قدر واقعات سے فائدہ نہین اُٹھایا۔ وہ اب کیا نفع حاصل کر سکتے ہین۔

وتبّ اور ہلاک ہو گیا وہ۔

یہان تک اس سورہ شریف کی اول آئت کے الفاظ کے معانی اور تشریح ہو چکی۔

تبّت یدا ابی لہب وتبّ۔ ہلاک ہون ہر دو ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہوا وہ۔ ہر دو ہاتھ سے مراد اُس کا سارا وجود ہے یا اُس کا دین اور دنیا۔ یا اُس کی اولاد ہے۔ کیونکہ اس کو نہ دنیا مین کوئی آرام پہنچا اور نہ دین کے معاملہ مین اس کی کوئی کامیابی حاصل ہوئی۔ ہر طرف سے وہ خائب وخاسر ہی رہا۔ ابن وہاب نے لکھا ہے۔ کہ تبت کے معنے صفرت ہین۔ یعنی خالی رہے۔ ہاتھون کی طرف اشارہ اس واسطے بھی ہے کہ اس کا خیال تھا کہ میرا ہاتھ غالب رہے گا۔ اور مین رسول اللہ کے مقابلہ مین فتحمند رہون گا۔ مگر خدا تعالےٰ نے اس کو عذاب کے

ساتھ جلد موت دی۔ بعض نے لکھا ہے کہ تبت سے اشارہ اس کے بیٹے عتبہ کی طرف ہے اگر بیٹے کی طرف اشارہ ہو تو بیٹے کی ہلاکت بھی باپ کی ہلاکت ہے اور واقعات یہ ہیں کہ دونوں ہلاک ہوئے تھے۔ اس کے بیٹے عتبہ کا ذکر ہے کہ وہ تجارت کیواسطے شام کو گیا ہوا تھا۔ وہاں سے اہل قافلہ کے ذریعہ سے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہلا بھیجا کہ تم محمد صلعم کو جاکر کہدینا کہ میں اُس وحی کا کافر ہوں جو تم پر اُتری ہے اور شرارت میں ہمیشہ مبالغہ کیا کرتا تھا۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں بد دعا کی تھی۔ کہ اللھم سلط علیہ کلباً من کلابک چنانچہ ایک جنگل میں شیر نے اُسے پھاڑ کھایا

الغرض ابولہب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک سخت دشمن تھا۔ ہمیشہ ایذادہی کے درپے رہتا تھا اور آپکے حق میں ہلاکت کی بددُعا کیا کرتا تھا وہی بددعا بالآخر الٹ کر اُس کے اپنے سر پر جا پڑی اور وہ دین و دنیا میں خائب خاسر ہو کر ہلاک ہو گیا۔

ما اغنی عنہ۔ نہ کفایت کیا اُس سے۔ اُس کے کسی کام نہ آیا۔ ہیچ دفع نہ کرد ازاو۔

مالہٗ وما کسب۔ اس کا مال اور جو کچھ اُس نے کمایا۔ ما کسب۔ کے معنے ہیں جو کچھ اس کی کمائی ہے اور بعض کے نزدیک اس سے مراد اس کی اولاد ہے۔

ما اغنی عنہ مالہ وما کسب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں کوئی چیز اُس کے کام نہ آئی۔ خدا کے عذاب سے نہ اس کو اپنا مال چھوڑا سکا اور نہ اس کی اولاد اس کے کسی کام آئی۔ اس میں ایک پیشگوئی بھی ہے کہ باوجود مالدار ہونے کے اور صاحب اولاد ہونے کے اور قوم کے درمیان معزز ہونے کے اس کی تمام کوششیں جو کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں کر رہا ہے۔ سب کی سب اکارت جائیں گی۔ وہ اپنی کسی کوشش میں کامیاب نہ ہو گا بلکہ ایک نامرادی کی موت مرے گا۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک بڑا بھاری نشان ہے کیونکہ یہ آیات ایسے وقت نازل ہوئی ہیں۔ جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنوز مکہ شریف میں رہتے تھے۔ اور صرف چند آدمی آپکے ساتھ تھے اور بظاہر کوئی رُعب آپکا لوگوں پر نہ تھا۔ بلکہ سب لوگ ہنسی ٹھٹھا کرتے اور ایذا دیتے اور تمام قوم آپکی دشمن تھی اور اپنے کیا بیگانے سب بگڑے ہوئے تھے۔ کوئی شخص مسلمانوں میں داخل ہونے کی جرأت بمشکل تمام کر سکتا تھا۔ جو مسلمان ہو جاتا۔ وہ بھی اپنے آپ کو خفیہ رکھتا۔ غرض ایسے وقت میں جب کہ دنیا دار نظر بظاہر حالات کر کے یہ خیال کرتے تھے۔ کہ یہ سلسلہ ایسا کمزور ہے کہ آج ٹوٹا یا کل ایسے وقت میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ہم کو کامیاب کرے گا اور یہ اشد دشمن ابولہب جیسا قوم کا سردار ہو نامرادی کے گڑھے میں گر جائے گا۔ یہ خدا تعالےٰ کے عجائبات کے نمونے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے وہ اپنے بندوں کی سچائی دنیا پر روشن کر دیتا ہے اور وہ دکھلا دیتا ہے کہ بے شک یہ اس کی طرف سے مبعوث ہے۔ ورنہ ایک انسان عاجز کا یہ حوصلہ نہیں کہ ایسی بے کسی اور بے بسی کے وقت میں اتنا بڑا دعوےٰ کرے۔ خدا تعالیٰ ظاہر میں لوگوں کو دکھائی نہیں دیتا پر وہ اپنے عجائب و عجائب کاموں سے پہچانا جاتا ہے۔ جس زمانہ میں حضرت مرزا صاحب قادیان کے گاؤں میں ایک گوشہ نشین شخص تھے۔ اور ایک مہمان بھی کبھی آپ کے پاس نہ آتا تھا اور رات دن تنہائی میں خدا کی عبادت کرتے ہوئے گزرتی تھی۔ اُس وقت خدا نے یہ الہام کیا کہ تیرے پاس دور دور سے لوگ آئیں گے اور دور دور سے تحائف اور ہدایا بھی تیرے لئے لائیں گے اس وقت ممکن ہے۔ کہ خود ملہم کو بھی اس پر تعجب ہوا ہو۔ کہ مجھے تو نہ کوئی جانتا ہے اور نہ میں چاہتا ہوں کہ مجھے کوئی جانے اور میں تو اس کو دوست رکھتا ہوں کہ خلوت میں بیٹھا رہوں اور اپنے خدا کی عبادت میں مصروف رہوں۔ یہ کیا بات ہے کہ دور دور سے لوگ آئیں گے اور تحفے تحائف بھی لائیں گے مگر قدرت خداوندی اسی طرح سے ہے کہ جو دنیا کو خدا کے واسطے لات مارتا ہے۔ دنیا اسی کی خادم بنائی جاتی ہے اور جو اُس کے پیچھے دوڑتا ہے وہ اس کے آگے سے بھاگتی ہے۔ اور اس کو ہمیشہ حسرت اور ناکامی کی حالت میں رکھتی ہے۔

سیصلی نارا۔ جلد داخل ہو گا آگ میں۔ زود باشد کہ در آید بآتش۔ عنقریب آگ میں ڈالا جائیگا۔ نار سے مراد دو طرح کی آگ ہے۔ اول۔ اسی دنیا میں نامرادی اور ناکامی کیساتھ ہلاکت کی آگ کہ باوجود رات دن کی جان توڑ کوششوں کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ دن بدن ترقی پکڑتا گیا اور وہ ترقی ہر وقت اُس کے دل کو ایک سوزش اور جلن میں ڈالتی تھی اور آخر اس کی موت بھی طاعون سے ہوئی جو کہ ایک عذاب کی موت ہے اور اس دنیا کے عذاب کے ساتھ آخرت کے عذاب کی جو پیشگوئی کی گئی ہے اس کا سچا ہونا امر اول کے پورا ہو جانے سے ثابت ہوتا ہے۔

ذات لھب۔ شعلوں والی۔ وہ آگ جس سے شعلے نکلتے ہیں۔ اس جگہ لہب کے لفظ میں یہ خوبی ہے کہ خود اس کا نام بھی ابولہب تھا جو کہ اس نے تکبر و غرور کے سبب اپنے لئے پسند کیا ہوا تھا۔

اس آیت شریف پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ پہلی اور دوسری آیت تو صیغہ ماضی میں بیان کی گئی ہیں کہ وہ ہلاک ہو گیا اور اس آیت شریف میں صیغہ استقبال استعمال کیا گیا ہے کہ وہ آگ میں داخل ہو گا۔ اس میں کیا حکمت ہے۔ سو واضح ہو کہ دراصل یہ ایک پیشگوئی ہے اور جس وقت سنائی گئی اس وقت ابولہب چنگا بھلا تھا اور بڑے زور میں تھا۔ اور قوم میں معزز تھا اور آنحضرت ایک بے کسی اور بے بسی کی حالت میں تھے۔ لیکن اللہ کے رسول کی تکالیف کو دیکھ کر آسمان پر یہ فیصلہ ہو چکا تھا کہ ان تکالیف کا اب خاتمہ ہو جاوے اور ابولہب ہلاک ہو جاوے چونکہ کوئی کام زمین پر نہیں ہوتا جب تک کہ پہلے آسمان پر نہ ہووے اس واسطے جس امر کا فیصلہ آسمان پر ہو جاوے۔ اُسکو ہو گیا ہوا بتایا جاتا ہے کیونکہ وہ خدا کا حکم ہے اور یقینی پیشگوئی ہے اور حتمی وعدہ ہے اس واسطے پہلے سے منادی کی گئی کہ ابولہب ہلاک ہو گیا۔

حضرت ابو رافع فرماتے ہیں کہ میں عباس بن عبد المطلب کا غلام تھا۔ اور ہمارے گھر میں اسلام داخل ہو چکا تھا کیونکہ حضرت عباس مسلمان ہو چکے تھے اور ام الفضل بھی اسلام میں داخل ہو گئی تھی۔ اور میں بھی مسلمان ہو گیا تھا۔ لیکن ہم لوگ قوم سے ڈرتے تھے اور عام طور پر اپنے اسلام کو ظاہر نہ کرتے تھے کہ زمانہ ابتدائی تھا اور لوگ سخت دکھ دیتے تھے۔ جنگ بدر کے موقعہ پر ابولہب خود نہ گیا تھا۔ بلکہ اپنی جگہ اور آدمیوں کو بھیجدیا تھا۔ جب خبر آئی۔ کہ جنگ بدر میں مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ تو ہمیں قوت پیدا ہوئی اور ہم بہت خوش ہوئے میں اور ام الفضل ایک جگہ بیٹھے تھے اوپر سے ابولہب آیا اور وہ بھی بیٹھ گیا۔ اتنے میں ابوسفیان جنگ سے واپس آیا۔ ابولہب نے اُس سے جنگ کی کیفیت پوچھی ابوسفیان نے من جملہ اور باتوں کے بیان کیا کہ عجیب بات یہ ہے کہ ہمارے مقابلہ میں کچھ گورے رنگ کے سوار بھی تھے جو آسمان اور زمین کے درمیان میں تھے۔ میں نے کہا کہ وہ خدا کے فرشتے تھے میرا یہ کہنا تھا کہ ابولہب اُٹھا اور مجھے مارنے لگا لیکن ام الفضل نے مجھے چھوڑا دیا اور ابولہب کو مارا اور سخت ملامت کی اس کو سات دن بعد اس کے ہاتھ میں ایک پھوڑا نکلا۔ اور اسی کی سے مر گیا۔ نار الانکار والمنکر ۔ (باقی آئندہ انشاءاللہ تعالیٰ)

خدا سے ڈرو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

محترم و مکرم جناب ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ عرض خدمت یہ ہے کہ آپ مہربانی فرما کر اس عاجز کے ناچیز مضمون کو بدر صادق کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر ممنون و مشکور فرمائینگے گر قبول افتد زہے عز و شرف ۔ و ہو ہذا ۔

ہوا ظاہر نشان آسمانی

مبارک اے امام قادیانی

کاش وہ خوابیدہ قوم جو اس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مقابلہ کرنے کو طیار رہے ہے ۔ اب بھی خواب غفلت سے بیدار ہو کر ذرہ آنکھیں کھولکر دیکھے کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے ۔ آہ ! علماء و فضلاء کے پنجہ ظلم نے انتہا درجہ کا خدا کے فرستادہ کو رنج پہنچایا ہے اور کیسی کیسی گندی گالیاں مسیح آخرالزمان کو دیگئیں اور دی جا رہی ہیں ۔

اے یادہ گو ملاؤ و سجادہ نشینو تم نے کون سے تحقیر آمیز کلمے نہ کہے دجال کافر ملحد کا بندۂ شکم نے ایک صادق کو خطاب دیا لیکن اُس خدائے غیور کے دریائے غیرت نے جوش مارا ۔ کہیں طوفان کہیں طاعون کہیں زلزلہ اور کہیں سیلاب کا ایک ایسا نشان ظاہر کیا کہ تمہاری زبان سے بھی الامان الحفیظ نکلگیا ۔ کیا یہ صادق کے نشانات نہیں کہ وہ قبل از وقت جس بات کو کہتا ہی وہ ہو کر ہی رہتی ہے ۔ کیا تم ۴ر اپریل ۱۹۰۵ء والے واقعہ کو بھول گئے ۔ کیا یہ زلزلہ نمونہ قیامت نہ تھا ۔ اللہ اللہ کیسا خوفناک وقت تھا کہ بڑے بڑے ظالم اور جابر کے بھی کلیجے دہل گئے ۔ اور آنکھیں پتھرا گئیں ہر چھوٹا بڑا یہی کہتا تھا کہ قیامت آگئی ۔ زمین غضب الٰہی سے کانپ رہی تھی ۔

پس اے پیارو اب خبردار ہو جاؤ اور سمجھ لو کہ تمہاری کور چشمی اور ریاکاری کیوجہ سے خدائے قہار و جبار کا قہر موجزن ہے ۔ اس نے تمہاری ناگفتہ بہ حالت کو دیکھکر دستگیری کی پر تم نے نہ مانا اور پیچھے ہٹ گئے ۔ اُس نے تمہاری رہنمائی کے لئے آفتاب بھیجا تاکہ ظلمت سے نور کیطرف آؤ ۔ پر تم نے آنکھ بند کر لی اور تم میں چمگادڑ اور اُلو کی خاصیت آگئی ۔ اس نے مرزا غلام احمد صاحب کو تمہارا پیشوا اور امام بنا کر تمہاری تائید کے لئے بھیجا ۔ پر صد افسوس کہ تم نے نخوت و تکبر سے اُسکی اطاعت سے مونہہ پھیر لیا اور اُنکی ایذا رسانی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا

یاحسرتًا علی العباد ما یاتیھم من رسولٍ الّا کانوا بہٖ یستھزءُون ۔

ملاؤ تمہارا اسمیں کوئی قصور نہیں چونکہ یہ بندۂ خدا مثیل مسیح موسوی ہے اور اسمیں مماثلت کی ایک خاص وجہ یہ ہے کہ جب حضرت مسیح علیہ السلام نے دعوئی نبوت کیا تو یہودیوں کے اہل علم فضلا نے توریت سے دست بردار ہو کر بیہودہ خیالات اور جھوٹے روایات پر عملدرآمد کر کے بیچارے عیسیٰ پر کفر کا فتویٰ دیا اور بڑے بڑے فتنے برپا کئے حتیٰ کہ بیچارے کو سولی پر چڑھوا دیا لیکن پھر بھی فتح و ظفر خدا کے بندہ ہی کی ملحقہ رہا اور کامیابی کا تاج اُسی صادق کے سر پر رکھا گیا اور عبدالطاغوت ناکام رہے اسیطرح مسیح محمدی کیوقت بزرگان ملت قرآن سے (جس سے اہل ایمان مالامال تھے اور جسکی وجہ سے مومن ہر میدان میں مظفر اور منصور تھے) دست برداری کا سرٹیفکٹ حاصل کر کے .. توہمات پرستی کی ڈگری حاصل کی جسکی وجہ سے مسیح محمدی علیہ السلام پر کفر کے فتوے دیئے گئے اور ہزارہا انواع و اقسام کے بہتان لگائے حتیٰ کہ جان کی نوبت پہونچی (یہ دیہ سبیل اس قوم نااہل سے ملی ہے) فالحمدللہ علیٰ ذالک یہ تکفیر نامے انشاء اللہ تکفیر السئیات ہونگے لیکن بے ایمانو ! جان لو کہ خدا کا ہاتھ سب ہاتھوں سے فوق ہے اس امام پر سایہ فگن ہے ۔ تم لاکھ ناک رگڑو گئے تاہم وہ کامیاب ہوگا ۔ اب تو کسر صلیب اور قتل خنزیر ہو گیا ۔ اور تمہارا خاتمہ ایڑیاں رگڑتا ہوگا اور بارہ اری کتے کیطرح بھونکتے بھونکتے جہنم واصل ہو جاؤگے (اللہ بچائے) آؤ تمہیں ایک عظیم الشان علامت بتاتے ہیں یعنی حضرت محبوب سبحانی مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام ۱۳ر اگست ۱۹۰۶ء کو ہوا تھا کہ ”صحن میں ندیاں چلینگی اور سخت زلزلے آئیں گے“ اب بعینہٖ اس مضمون کے سیلاب کا واقعہ دربھنگہ میں آیا جیسا اس خط مورخہ ۲۱ر اگست ۱۹۰۶ء سے منشرح ہوتا ہے وہ خط بجنسہٖ درج ذیل ہے ۔

یہاں دربھنگہ کی حالت ناگفتہ بہ ہے ۔ عرصہ چار روز سے تمام شہر خدا کے غضب میں مبتلا ہے سیلاب ایسا زور و شور سے آگیا کہ سڑک پر کشتیاں چل رہی ہیں ۔ ہزارہا مکان گر گئے ۔ جنکا نام و نشان تک نہیں ہے ۔ جنکا مکان کچھ اونچے پر ہے بعینہٖ ایک ٹاپو کے اندر معلوم ہوتا ہے بڑے بڑے بوڑھوں کا قول ہے کہ ایسا سیلاب ساری عمر نہیں آیا ۔ ہر محلہ میں دس دس مکان کے لوگ ایکجگہ جمع ہیں سخت مصیبت میں جانیں پڑگئی ہیں ہمارا صرف ایک مکان بچگیا ہے اسکی بھی یہ قلعہ ہے کہ پانی چاروں طرف سے محاصرہ کئے ہے ہمدم یہ خوف ہے کہ ایسا نہ ہو مکان ایکدم بیٹھ جائے ۔ الخ

علاوہ ازیں دیکھو سانس فرانسکو اور والپریزو اور چیلی کی تباہی و بربادی

پس اے دوستو میں از راہ ہمدردی کہتا ہوں کہ یہ زلزلہ اور سیلاب باواز بلند مسیح موعود و مہدی مسعود کی تصدیق کر رہے ہیں ۔ اب تعصب کے جبہ و قبہ کو اتار پھینکدو اور زبان و قلموں کی جگہ خراش زخموں سے خدا کے فرستادہ کو صد مہ مت دو ۔ اب تقوی اور صلح اپنی روش اختیار کرو اور عبدالطاغوت مت بنو ۔ دیکھو تمہاری کشتی منجدھار میں اب ڈوب رہی ہے اس کے لئے ایک ناخدائی شدید ضرورت ہے ۔ وہ تم میں موجود ہے پر تم نے پہچانا نہیں اُس خدائے رحیم و کریم کے سجدے شکر ادا کرو کہ اب بھی تم کو مہلت ملگئی ہے ۔ وہ خدا جلد باز نہیں ہے اس وقت کی قدر کرو کیونکہ ابھی تک در توبہ کھلا ہے ایکوقت ایسا آئیگا کہ تم کو سوائے دست تاسف ملنے اور خون کے آنسو بہانے کے کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا ۔ ما علینا الا البلاغ ۔

خاکسار محمد شمس الہدیٰ طالبعلم تھرڈ کلاس
گورنمنٹ اسکول مونگیر ۔

الوصیت ۔ برادرم مفتی فضل احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ رسالہ الوصیت بمعہ ضمیمہ خوشخط اور عمدہ کاغذ پر چھپا ہوا خلیفہ نورالدین صاحب جموں سے ملسکتا ہے قیمت فی رسالہ ۲ر ہے ۔ جو احباب مفت تقسیم کرنے کے واسطے اکٹھا خریدیں ۔ انکو فی رسالہ ۱ر کے حساب سے ملیگا ۔

ضرورت ۔ ملک مولا بخش صاحب گورالی سے اطلاع دیتے ہیں کہ اُن کو ایک اُستانی کی ضرورت ہے جو انکے گاؤں میں (قریب گجرات) لڑکیوں کو سوم پرائمری تک تعلیم دے سکے تنخواہ ۸ روپیہ ہوگی اور اسکے علاوہ مکان اور کھانا بھی درخواستیں بنام ملک صاحب جانی چاہئیں ۔ احمدی خاتون کو ترجیح دیجائیگی ۔

وصیّت

مفصلہ ذیل وصیت سکرٹری صاحب انجمن اشاعۃ اسلام نے برائے اشاعت بھیجی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

۱۔ مَیں مسمی فیاض علی ولد رسول بخش قوم قریشی ساکن سرداوہ تحصیل ہاپوڑ ضلع میرٹھ کا ہوں۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۷۔ مئی ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور اپنے قلم سے لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) مَیں اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور اُن کا مُرید اور پیرو ہوں۔

(۳) مین اقرار کرتا ہون کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے تمام وکمال پڑھ لیا ہے۔ مین اُن ہدایات کو جو اس میں درج ہین۔ پابند ہون۔ اور ایسا ہی میں اُن تمام ہدایات اور ضوابط کا بہی پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کیطرف سے یا اُن کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مقبرہ بہشتی واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئی۔ یا آئندہ شائع ہوں گی۔ مَیں اُن تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے مرنے کے بعد اُن تمام ہدایات ضابطہ قواعد شرائط مشتہرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہین گے۔

(۴) میری جائداد جو کھیوٹ نمبر ۶۲ للعہ بیگھہ اراضی ہزی جمعی ... واقع موضع سرداوہ تحصیل ہاپوڑ ضلع میرٹھ مین نصف سے قدرے زائد ہے جس پر اس وقت تک میرا مالکانہ قبضہ ہے اور میرے اور میرے حصہ میں سے دوسرے کو مداخلت نہین اور اس وقت تک ہر طرح کی بار کفالت سے بری ہے مین آج کی تاریخ اس جائداد کے جملہ جگہوں کے حصہ اپنے کو معہ جملہ حصہ حقوق کے یہ وصیت کرتا ہون کہ میری یہ جائداد اس وقت جسکی قیمت علم خرید ومفروخت کے شرح سے مبلغ دوسو روپیہ کی ہے اور میری جو دوسری جائداد ہے۔ یہ وصیت کردہ جائداد اُن کا دسواں حصہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے احکاموں کو قبول کرکے یہ وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان یا اس انجمن کے مقرر کردہ ماتحت مجلس قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد میری اس جائداد کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرین یا فروخت نہ کرے۔ تو اس وصیت کردہ جائداد سے منافع اُٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہوگی۔ میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو۔ یا غیر احمدی۔ میری وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہین ہوگا۔ اگر میری جائداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بہی انجمن ہوگی۔

(۵) مَیں اقرار کرتا ہون کہ اگر خرج کی تاریخ کے بعد مین اگر کوئی اور جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کردن۔ تو اس مین بہی بقدر دسواں حصہ کے صدر انجمن مقبرہ بہشتی کے نام وصیت سمجھی جاوے گی۔ اور اس وقت دو مکان پختہ و خام رہائشی جو قصبہ سرداوہ ضلع میرٹھ مین واقع ہین۔ کرایہ پر آباد کرائے جاوین گے۔ دیہات مین رسم نہین۔ کرایہ پر کوئی آباد نہین۔ اور کسی معقول قیمت کو فروخت ہوتا ہے۔ اس اپنی پس ماندگان کو جو حسب ذیل ہین۔ ان کی رہائش کے واسطے مستثنے کرتا ہون۔ ان ہر دو مکان کا کوئی حصہ اس وصیت ہذا مین درج نہین ہے۔ فرزند دختر۔ زوجہ۔ اس کے سوا جو اور جائداد مین پیدا کردں جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ۵ مین وصیت ہذا مین کیا ہے۔ ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہون گا۔

(۶) مین یہ بہی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین یا آئندہ شائع ہون گے۔ دارالامان قادیان مین پہنچائی جاوے اور وہان کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بہی وصیت ہے کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری لاش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنیکے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہون اُن اخراجات کی متکفل میری یہ جائداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ ۴ و ۵ مین کیا ہے۔ ہرگز نہین۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کرکے میں رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالہ کردون گا جس کا اعلان انجمن مذکور کی طرف سے مین کراودن گا۔ اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی آمدنی سے الگ نہ کر سکوں اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوگی۔ تو میری دیگر متروکہ جائداد جس مین یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی۔ ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہون گے جو میری روح کی نجات کا باعث ہوں گی اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور خاص ضرورت شرعی سمجھین گے۔

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ مَیں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے۔ اور اگر حالات آئندہ کے باعث جس کا مجہہ کو اس وقت علم نہیں ہے۔ میری لاش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے۔ تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے۔ جس کا ذکر فقرہ ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے۔ درست اور قائم رہیگی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دین۔ میری لاش کہین اور دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کہین اور دفن کی جا سکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش جمع کرا چکا ہون گا۔ یا میری جائداد متروکہ وصول ہوئے ہین۔ اس کو بہی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے وارثان کو نہ ہوگا بلکہ انجمن کو ہوگا۔

العبد

فیاض علی ولد رسول بخش قوم قریشی ساکن
قصبہ سرداوہ ضلع میرٹھ بقلم خود
نشان انگوٹھا

گواہ شد	گواہ شد
عبد الرحمان ولد شیخ حبیب علی	عبد السمیع ولد عبد الرحمان
قوم شیخ۔ ساکن سرداوہ	شیخ ساکن سرداوہ
ضلع میرٹھ حال کپورتہلہ	ضلع میرٹھ حال کپورتہلہ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرمائیے

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جس کے ساتھ حضرت کے سوانح اور فہرست مضامین بڑہائے گئے ہیں۔ خوشخط۔ سفید اعلیٰ کاغذ قیمت صہ خریداران بدر سے للعہ

ادعیہ قرآن شریف قرآن شریف کی تمام دعائیں بمعہ ترجمہ اور تفسیر نظم اردو میں۔ قیمت ۲/

الذکر نماز کا ترجمہ اور اسمائے الٰہی اور احادیث۔ قیمت ۲/

جنگ مقدس روئداد مباحثہ مابین مسیح موعود و عبد اللہ آتھم۔ قیمت ۷/

مباحثہ مابین الہ دین واعظ انجمن حمایت اسلام و پادری احمد مسیح صاحب واعظ پی۔ جی۔ مشن کیمبرج دہلی۔ قیمت ۱/

انوار اللہ ۸/
نور الدین۔ مصنفہ حضرت مولوی نور دین صاحب ۸/
تفسیر سورہ جمعہ ۔ " " " " ۴/
تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۴/
اعلام الناس۔ " " " " ۳/
سواء السبیل۔ " " " " ۱/
کشف الالتباس۔ " " " " ۱/
ایقاظ النائمین۔ " " " " ۱/
موعظہ حسنہ۔ " " " " ۱/
صیانۃ الناس۔ " " " " ۱/
سر الشہادتین۔ " " " " ۱/
الفرقان۔ " " " " ۲/
عاقبۃ المکذبین۔ " " " " ۱/
مجموعہ ازالۃ الوسواس۔ " " ۴/
السر المکتوم۔ مصنفہ مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۵
اعجاز احمدی۔ " " " " ۱/
رویائے صالحہ۔ " " " " ۴/
القول الفصیح۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ۱/
جیٹھی مسیح۔ ۱/
عدم نجات مذہب پولوس ۱/

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک نقشہ کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل شان اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہایت مدلل دی جاتی ہیں اس لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آجتک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ہے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ مینجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ۔ مضبوط۔ بیلنہ و خراس آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کرو

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دی جاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کرا دیں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر ایمان نہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اشٹامپ تحریر کرلیں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اپنا نذرانہ ادا کر دیں گے ان کا علاج اندک خرچ دوائی کر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور محلہ معماراں

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر عرب صاحب سید عبد الحی کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحی عرب بغدادی کی ہے جو حال ہی میں مطبع ... میں چھپ کر شائع ہوئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اس کی جہانتک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے۔ مرزا غلام احمد قیمت عہ
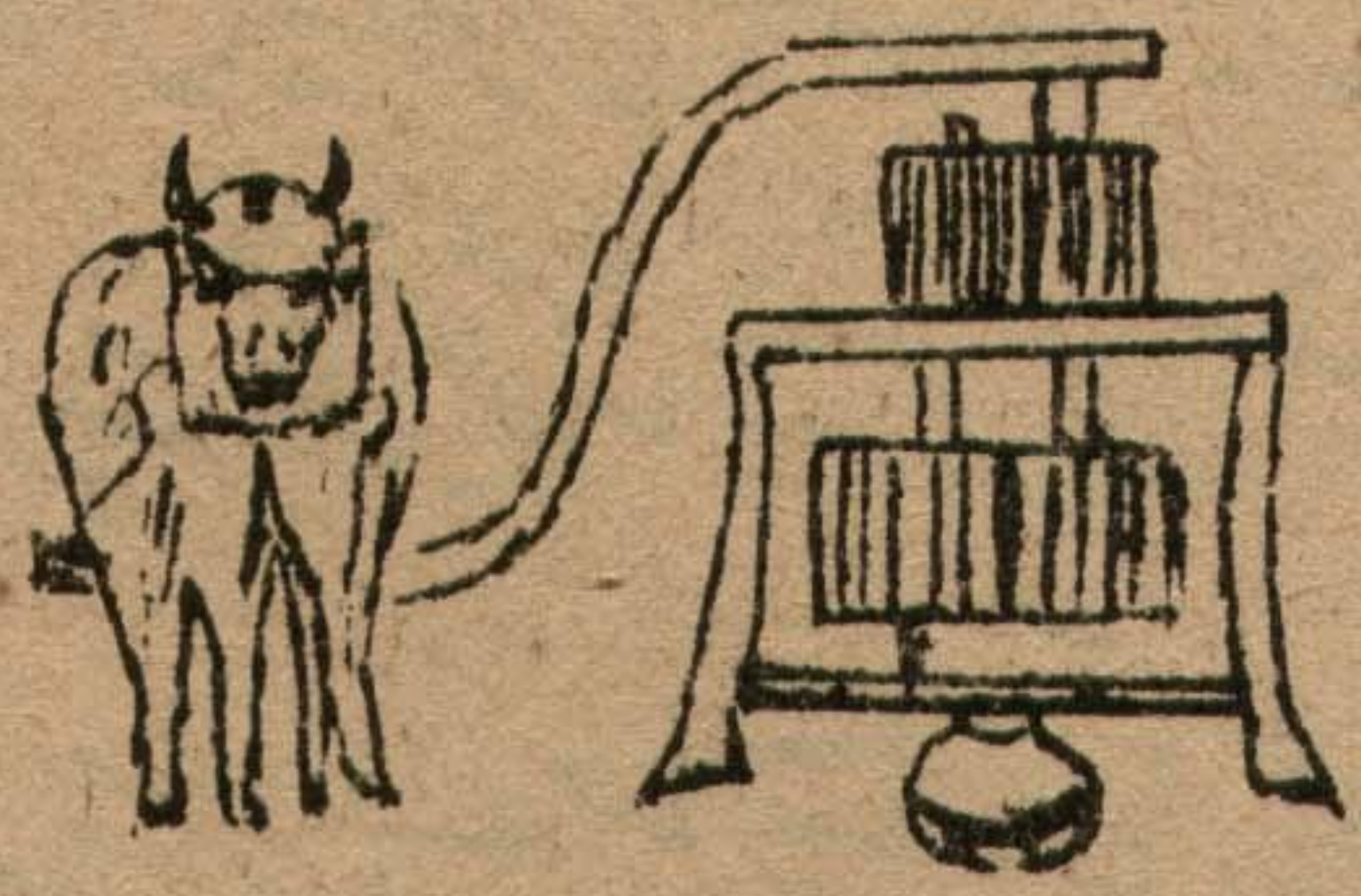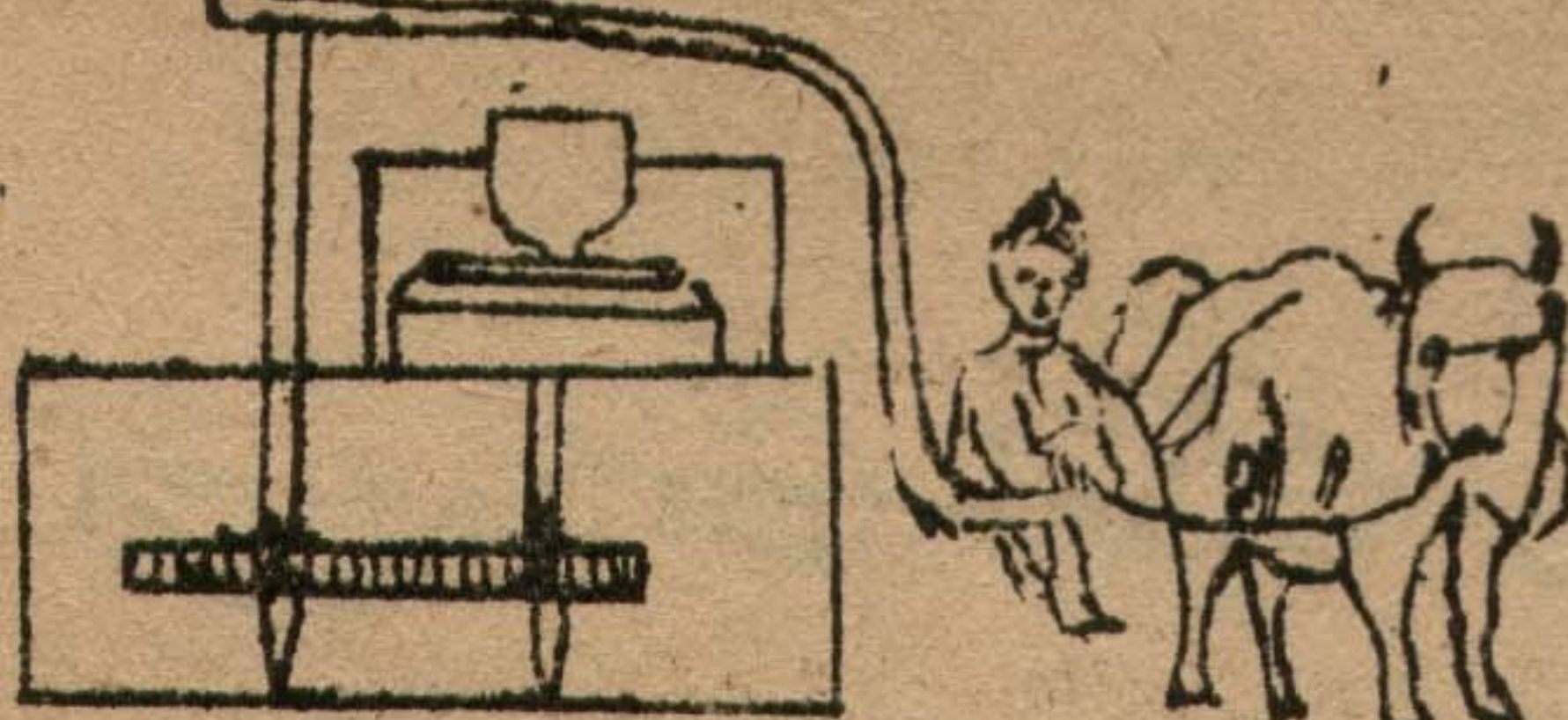
لوہے کے خاص آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً ۲۵ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ معہ روپیہ درجہ دوم مبلغ ... مبلغ ... بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

خریداران بدر کے واسطے دو رعائتوں کا موقعہ

(سنہ ۱۸۷۳ء سے سنہ ۱۹۰۷ء تک)

حکام اور اہل کاران عدالت ہائے دیوانی و فوجداری ۔ سب رجسٹروں ۔ وکیلوں ۔ مختاروں ۔ عرائض اور اپیل نویسوں رئیسوں ۔ تاجروں ۔ ساہوکاروں ۔ زمینداروں اور اہل مقدمات کو گذشتہ سالوں کی تاریخیں اور اُن کے مطابق دوسرے مروجہ سنوں کی تاریخیں دریافت کرنیکے لئے جو سرگردانیں اور دقتیں پیش آتی تھیں اور وقت ضائع ہوتا تھا اس کا تدارک یہ کیا گیا ہے کہ ہمنے ایک سو پچیس ۱۲۵ برس گذشتہ کی جنتری بڑی محنت اور صرف زر کثیر سے بہت عمدہ اعلیٰ سفید کاغذ پر خوشخط اور مفصل چھپائی ہے جس میں سنہ ۱۸۷۳ء سے سنہ ۱۹۰۷ء تک ایک سو پچیس ۱۲۵ برس کی

عیسوی ۔ ہجری ۔ فصلی ۔ سمتی

تاریخیں بہت صحت کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابل ایسے انداز اور قرینے سے لکھی ہیں کہ جس تاریخ کو آپ دیکھنا چاہیں فوراً دیکھ سکتے ہیں اور اس کے مطابق دوسرے سنین کی تاریخیں بھی ساتھ ہی دیکھی جاسکتی ہیں۔

یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے جس میں مفصل تاریخیں لکھی ہیں اور اس کے ساتھ ایک عجیب و غریب دیباچہ بھی ہے اسکی قیمت بغرض رعایت دو پائی فی سال کے حساب سے بھی کم یعنی ۲ (مجلد ۲؍) رکھی ہے لیکن اخبار بدر کے خریداروں کیلئے خاص رعایت یہ کیجاتی ہے کہ جو صاحب بدر کیلئے ایک نیا خریدار بہم پہنچا کر اس کا سال تمام کا چندہ اخبار دفتر بدر میں بھجوا دینگے ان کو اور ایسے نئے خریدار صاحب کو اڈھائی اڈھائی روپے میں یہ جنتری دیجاویگی لیکن شرط یہ ہے کہ ۳۰ ۔ نومبر سنہ ۱۹۰۶ء سے پہلے پہلے درخواستیں مکمل ہو کر دفتر میں پہنچ جاویں۔

لغات القرآن ۔ حصہ اول ۔ مصنفہ عبدالحق صاحب عرب جسکی اصل قیمت عہ ہے دفتر بدر سے اُن خریداران بدر کو جو ایک نیا خریدار پیدا کر دیں یہ کتاب صرف ۱۲ آنہ میں ملسکتی ہے ۔ کارخانہ بدر نے زائد قیمت اپنے پاس سے دیکر خریداران اخبار بدر کیواسطے یہ رعایتی حق حاصل کیا ہے ۔

مینجر اخبار بدر

برنمبر ۳۷ جلد ۲
۱۵
۱۳ ستمبر
مردہ طاقت زندہ ہوتی دیکھ لو!
جیون بوٹی
کی ایک شیشی کے استعمال سے اس قدر خون صالح تازہ بدن انسان میں پیدا ہوتا ہے کہ ایک ہی مہینے میں جسم کا وزن ۳ سیر بڑھ جاتا ہے استعمال سے پہلے اور بعد بدن کو وزن کرو اور آزماؤ
جیون بوٹی کے استعمال نے اُن لوگوں کو جن کی حالتِ مردمی کالعدم ہو چکی تھی اور ایک گونہ مایوسی کی حالت میں تھے پھر از سر نو طاقتور جوان اور قوی مرد بنا دیا اور وہ پُرصحت طاقت جو ایک پورے تندرست انسان اور نہایت قوی مرد نوجوان کو دنیا میں مل سکتی ہے۔ وہ انہیں حاصل ہو گئی اور مردہ طاقت میں زندگی آ گئی +
جیون بوٹی اعضائے تولید میں اس قسم کی سریع التاثیر تحریک اور قوت پیدا کرتی ہے کہ مردہ طاقتِ رجولیت اُسی دم گویا نیستی سے ہستی کی صورت میں آجاتی ہے اور جوہر مردمی اس قدر پیدا ہوتا ہے کہ انسان متعجب رہ جاتا اور جوشِ جوانی اپنا رنگ دکھاتی ہے
جیون بوٹی کو اگر ۴۰ روز متواتر باقاعدہ طور پر غذا کی پابندی اور پرہیز کے ساتھ کھایا جائے تو طاقت اور قوت اس قدر پیدا ہو جاتی ہے کہ انسان کئی مردوں کی طاقت اپنے اندر مشاہدہ کرتا ہے
جیون بوٹی بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو نوجوان بنا دینے والی اکسیر کامل ہے غلط کار نوجوانی اور پیرانہ سالی سے جو ضعف قوائے کہ انسان کو گوشۂ مفارقت میں بٹھا دیتا ہے یہ اپنی اعجازی اثر طاقت سے لطفِ نوجوانی دکھاتی اور ہر طرح سے قابل بنا دیتی ہے اور وہ بدتر از مرگ زیست کی حالت دور ہو کر ایسی دیرپا طاقت حاصل ہوتی ہے جس کا انسان قدرتی طور پر خواہشمند ہے
جیون بوٹی کے استعمال سے بدن دن بدن سُرخ اور تیار ہوتا چلا جاتا ہے اور حوصلہ اور قوت اس قدر پیدا ہوتی ہے کہ انسان کا دل خود بخود اُچھلنے اور کودنے پر آمادہ رہتا ہے۔ دُودھ اور گھی دل مانگے ہضم ہوتا اور جزو بدن بنتا چلا جاتا ہے +
جیون بوٹی زردی۔ بے رونقی چہرہ۔ کمی خون دردِ کمر۔ رعشہ۔ فالج۔ اعضائے تولید کے عصبی نقص۔ افیم کی طلب۔ نشے کی عادت رگوں پٹھوں کی سستی اور کمزوری دور کرنے کے لئے لاثانی دوا ہے +
(قیمت فی شیشی معہ جبوب زد جام عشق تین ۳ روپے)
حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ ایڈیٹر رسالہ حکیم حاذق لاہور

مفرح عنبری کی نسبت منتخب نمونہ از خروار ے
غور کیجئے کہ لکھنے والے لوگ کون ہیں

خان بہادر
عالیجناب مولوی سید محمد حسین صاحب وزیر اعظم ریاست کھیرا گڑھ علاقہ ناگپور

تحریر فرماتے ہیں:- عنایت فرمائم حکیم صاحب! سلام مسنون۔ آپ سے ایک ڈبیہ مفرح عنبری کی خان بہادر مولوی سید محمد حسین صاحب وزیر اعظم ریاست کھیرا گڑھ نے منگائی تھی۔ انہوں نے مجھے ارشاد فرمایا ہے کہ میں آپ کو لکھوں کہ ان کے تجربہ میں بھی مفرح عنبری بہت مفید ثابت ہوئی۔ آپ مہربانی کر کے ۳ ڈبیہ اور خان بہادر صاحب موصوف کے نام جس قدر جلد ممکن ہو ویلیوپے ایبل روانہ فرمائیے۔
(دستخط) سید بخشش محمد
پرائیویٹ سیکرٹری وزیر صاحب

عالیجناب رائے کالی صاحب تعلقدار و رئیس باندا کی انگریزی چٹھی

کا ترجمہ:- ڈیر سر! میں نے آپ کی ایجاد کردہ مفرح عنبری کی ایک ڈبیہ استعمال کی ہے میں نہایت خوشی سے اس کے مفید ہونے اور ہندوستان کی بہترین دوائی ہونے کی تصدیق کرتا ہوں۔ دو سال کی بگڑی ہوئی صحت مجھے اسکے استعمال سے واپس ملی ہے۔ مہربانی کر کے ایک ڈبیہ میرے دوست لالہ سکھن لال کے نام روانہ فرماویں +

عالیجناب فخر الدین صاحب ضلعدار کورٹ آف وارڈس

سونتھ:- تحریر فرماتے ہیں کہ ”عنایت و کرم فرمائے بندہ جناب حکیم صاحب۔ تسلیم قبول ہو۔ میں آپ کی مفرح عنبری کی تعریف کرنے پر مجبور ہوں۔ اسکی تعریف امکان سے باہر ہے۔ مجھ کو بیحد فائدہ بخشا۔ اگرچہ میں نے پوری ڈبیہ نہیں استعمال کی ہے۔ مگر مجھے جو شکایتیں تھیں وہ سب رفع ہو گئی ہیں۔ خداوند کریم جزائے خیر دے۔ میں نے اکثر اشتہارات سے ادویات منگوائی ہیں مگر سوائے روپیہ خراب کرنے اور نفع کی امید پر وقت ضائع کرنے کے فائدہ کچھ نہیں پایا تھا

عالیجناب پنڈت گھانسی رام صاحب رئیس و مختار عدالت شہر میرٹھ

تحریر فرماتے ہیں کہ ”مفرح عنبری کی چھ عدد

ڈبیاں پہنچیں۔ ان کے استعمال سے مجھ کو اور میرے دوستوں کو بہت کچھ فائدہ ہوا اور یہاں پر بہت کچھ تعریف ہوئی اسواسطے ۶ ڈبیہ اور بھیج دیجئے“ اسکے بعد دوسرے خط میں لکھتے ہیں کہ ”یہ مفرح عنبری جن جن اصحاب کو دیگئی وہ آپ کی مرتبہ دوائی مذکور کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ لہذا آپ ۹ ڈبیہ (مفرح عنبری) اور میرے نام روانہ فرمادیں۔

جناب حافظ فیض رسول صاحب وکیل سررشتہ نظامت

شنجاوٹی علاقہ راج جے پور تحریر فرماتے ہیں میں عرصہ سے ہر ایک کارخانہ کی ادویات کا تجربہ کرتا رہا ہوں اور بہت سا نقصان اٹھایا ہے۔ لیکن افسوس کرتا ہوں۔ کہ رئیس کارخانہ خواہ مولوی صاحب خواہ مفتی صاحب یا حافظ صاحب ہیں لغویت کے بھرے ہوئے اشتہارات کے ذریعہ خلق خدا کو دھوکہ دے کر خراب کرتے ہیں۔ اب آپ کا پرچہ پہنچنے پر آپ کے کارخانہ کی طرف توجہ کرنی پڑی۔ اور مفرح عنبری منگا کر تجربہ کیا گیا۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالے آپکے کارخانہ کو روز بروز ترقی بخشے۔ واقعی مفرح عنبری بذاتہ ایسی ہے کہ جس قدر تعریف کی جاوے کم ہے۔ میں نے ایسی سریع الاثر اور مفید اجسام دوائی اس سے پہلے نہیں دیکھی

عالیجناب فقیر محمد خان صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر پولیس ضلع

منڈلہ:- میں تصدیق کرتا ہوں۔ جس قدر ادویات میں نے اپنے اور نیز اپنے دوستوں کے لئے آپ سے منگوائیں سب قابل تعریف ہیں۔ **بعد اسکے** آپ نے تین ڈبیہ مفرح عنبری اپنے اور اپنے احباب کے لئے طلب فرمائیں۔ اور پھر تحریر فرمایا کہ ”دو مفرح عنبری ایک ڈبیہ کا جناب یعقوب حسین صاحب تھانیدار نے استعمال کیا۔ اور بعد استعمال نہایت تعریف کی۔ لہذا آپ ۔۔۔ درجن ڈبیہ ۔۔۔ روپیہ کی جناب معلے القاب منشی ہزاری لعل صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے نام روانہ فرمادیں“ اور **تیسری** دفعہ پھر تحریر فرمایا کہ تین ڈبیہ اور بھیجدیں۔

عالیجناب محمد عظیم اللہ صاحب رئیس اعظم تعلقدار

و آنریری مجسٹریٹ ضلع ساگر تحریر فرماتے ہیں مفرح عنبری کی ڈبیہ پہنچی۔ استعمال عمل میں آیا۔ بفضلہ تعالے جو تعریف آپ نے درج اشتہار فرمائی ہے۔ اس سے زیادہ دہ چند تعریف و توصیف کی مفرح عنبری مستحق ہے۔ اس نے در اصل خود کو مفرح عنبری ثابت کر دکھلایا ہی جن جن اصحاب نے استعمال کیا وہ اسکی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہیں۔ براہ مہربانی دو ڈبیہ مفرح عنبری کی اور روانہ فرمائیے +

عالیجناب سید نور الحسن صاحب رجسٹرار کلیا گنج

ضلع پورنیہ تحریر فرماتے ہیں: ”مفرح عنبری نے مجھ کو بہت فائدہ بخشا۔ فرحت بے اندازہ ہوتی ہے۔ اور طبیعت ہر وقت بشاش رہتی ہے۔ میری رائے میں مفرح عنبری واقعی عمدہ چیز ہے۔ میں اس دوا کی جس قدر تعریف کروں درست ہے۔ نوجوانوں کا ہمدم اہل قلم کا رفیق اور سن رسیدوں کے لئے عصائے پیری ہے۔ غرضیکہ خیالی آبحیات سنا کرتا تھا مفرح عنبری نے اصل کر دکھلایا۔

عالیجناب محمد کریم خان صاحب سوداگر اسپاں بنگلور

تحریر فرماتے ہیں:- میں بارہا آپ سے مفرح عنبری طلب کر چکا ہوں۔ میں نے اور میرے دوست محمد عبد القدوس صاحب پوسٹ ماسٹر اور دیگر دوستوں نے اس کا استعمال کیا ہے سب کو عظیم فائدہ ہوا ہے۔ بیشک مفرح عنبری سے بڑھ کر ہندوستان کی تمام دوائیوں میں سے کوئی دوا ایسی طاقت بخش نہ ہوگی جس قدر تعریف آپ نے اشتہار میں لکھی ہے۔ اس سے بھی زیادہ پایا ہے۔ اور خدا کی قسم کہ میں کوئی آپ کے خوش کرنے کے لئے جھوٹ نہیں لکھتا بلکہ سچے دل سے گواہی دیتا ہوں +

خان بہادر
عالیجناب سید علیخان صاحب گورنمنٹ پنشنر

کوٹھی حسن منزل رئیس جونپور تحریر فرماتے ہیں مکرمی حکیم صاحب زاد عنایتہ۔ میں نے ایک ڈبیہ مفرح عنبری پہلے منگایا تھا۔ اسکا پورا استعمال میں نے خود کیا جس غرض سے استعمال کیا تھا۔ اس کو نہایت فائدہ ہوا تب تین ڈبیہ ایک ساتھ اور منگایا تھا۔ ان میں سے دو ڈبیہ میرے دوستوں کے لئے تھیں ان کو دیا۔ اتنی ایک ڈبیہ میں سے نصف ڈبیہ ایک عورت کو بغرض دفع سیلان کھلائی گئی اس کو بھی فائدہ ہوا۔ واقعی یہ مفرح نہایت عمدہ چیز اور بہت قابل تعریف ہے۔ اب ایک ڈبیہ مجھکو مطلوب ہے اور تین ڈبیہ میرے دوستوں کی فرمایش ہے۔ لہذا آپ چار ڈبیہ بذریعہ ویلیوپے ایبل روانہ فرمادیں +

جناب ڈاکٹر سید محمد حیدر حسین صاحب حیدر صدر شفاخانہ کھنڈوہ

ممالک متوسط تحریر فرماتے ہیں ”آپ کے یہاں سے جو ایک ڈبیہ مفرح عنبری کی میں نے ایک مریض محمد مخدوم صاحب ہیڈ پسنجر ریلوے میل سروس کے لئے منگوائی تھی اس نے اعجاز مسیحائی کا کام کیا۔ صاحب موصوف مرض ذیابیطس میں مبتلا تھے اور اس قدر کمزور ہو گئے تھے کہ اسٹیشن تک جانا مشکل تھا۔ قلت اشتہا اور ضعف معدہ کی بھی شکایت تھی۔ مگر ایک ڈبیہ کے استعمال سے رفتہ رفتہ ضعف کم ہوتا گیا اشتہا بڑھ گئی اور اپنے کام پر آسانی سے چلے جانے لگے۔ اس لئے چار ڈبیہ مفرح عنبری کی بہت جلد میرے نام سے بذریعہ ویلیوپے ایبل پارسل بھیجدیں +

وہی صاحب دوبارہ تحریر فرماتے ہیں

مفرح عنبری نے میرے خاص مریضوں کو بہت فائدہ پہنچایا۔ میرا تبادلہ کھنڈوہ سے ناگپور ہو گیا ہے انشاء اللہ تعالے یہاں بھی اسکی اشاعت میں کوشش کی جاویگی۔ آج ایک مہاجن کا خط دربارہ طلبی دو ڈبیہ کھنڈوہ سے آیا ہے۔ آپ مہربانی کر کے دو ڈبیہ ذیل کے پتہ پر ان کے نام اور ایک ڈبیہ میرے نام بذریعہ ویلیوپے ایبل بھیجکر مشکور فرمادیں +

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری مالک کارخانہ رفیق الصحت لاہور حویلی کابلی مل

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا۔